جسٹس کرم شاہ صاحب الازہری کے اعتزالی نظریات کا

تحقیقی وتنقیدی جائزہ

اور

اہم فتاویٰ

تألیف وترتیب
مولانا محمد ہارون رشید
0333-4690408,0346-6029257

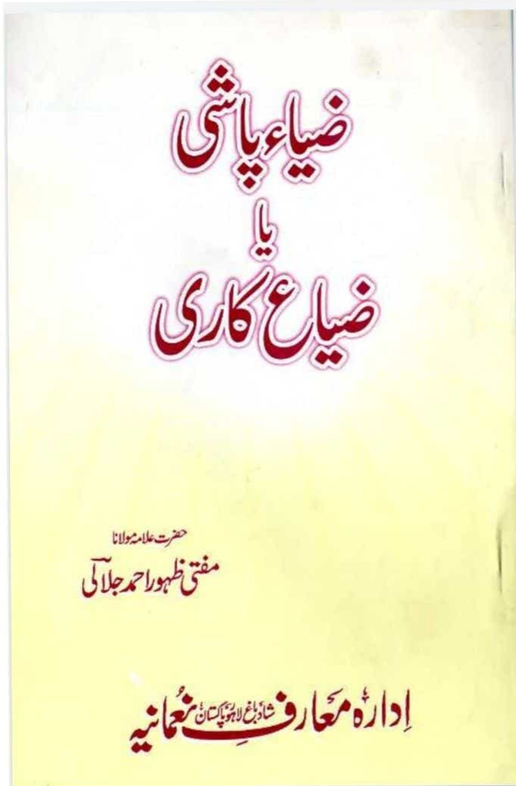
ناشر: انجمن فکر رضا لاہور

قرار دیتا ہے۔ بالفاظ دیگر جن کتب میں ہمارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں صریح اور غیر مبہم گستاخیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کے خلاف آواز اٹھانا وقت کا شدید ضیاع اور "فرقہ واریت" کو ہوا دینا ہے مگر فقط رشوت وچور بازاری سے روکنے کا درس ان کے نزدیک اسلام کا عین منشاء ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اعمال صالح کی قبولیت کا دارومدار عقائد صحیحہ پر نہیں، ملکی حالات ومعاملات کے سنوارنے پر ہے۔ یا للعجب۔ کیسا دردناک سانحہ ہے کہ چند مولویوں کے علم وقلم کی لاج رکھنے کے لئے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ جیسے اہم فریضے کو قوم وملت کے تعمیری پروگرام میں رکاوٹ سمجھ لیا گیا۔ مجھے کہنے دیجئے کہ اس طبقے کو عقیدے کے استحکام کی بجائے معاشرے کا استحکام زیادہ عزیز ہے۔

جناب پیر کرم شاہ صاحب نے بھی اس اختلاف کو شغل تکفیر بازی اور فرقہ واریت کہہ کر اس سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ (دیکھئے مقدمہ تفسیر ضیاء القرآن) لیکن ہماری سادہ لوح عوام کو اپنی اندھی عقیدت کے باعث ایسی عبارات نظر نہیں آتیں بلکہ اچھے خاصے عالم بھی اس عقیدت میں غوطہ کھائے بیٹھے ہیں۔ کئی بار میں نے سوچا کہ "سپاہ صحابہ" والے دیوبندی مولوی حق نواز جھنگوی کی ایک تقریر سن کر سمجھ گئے کہ شیعوں سے اختلاف کیا ہے۔ مگر یہ ہمارے سنی عوام وخواص ہیں کہ ہزاروں تقریروں اور رسائل وکتب کی اشاعت کے بعد بھی دیوبندی بریلوی کا بنیادی اختلاف نہ سمجھ سکے۔ انہیں عشق مصطفیٰ ﷺ کا دعویٰ بھی ہے اور گستاخوں کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے بھی نظر آتے ہیں۔ افسوس! کہ انہیں کپڑوں کے پاکیزہ ہونے کی شرط معلوم، وضو کی شرط یاد، قبلے کی طرف رخ کرنے کی خبر، اور سب کچھ معلوم ہے مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے صحیح العقیدہ امام کی شرط بھی ضروری ہے بصورت دیگر نہ نماز ہوگی نہ جماعت اور نہ جماعت کا ثواب۔ البتہ انفرادی نماز کا ثواب بھی جائے گا اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے۔

یہ چند سطور سنی عوام کے لئے نوک قلم پر آگئیں بات ہو رہی تھی پیر صاحب کی تو پیر

بریلوی عوّام دیوبندی اور بریلوی اختلاف سے واقف نہیں اور خود کو بریلوی کہتے ہیں۔



قرار دیتا ہے۔ بالفاظ دیگر جن کتب میں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں صریح اور غیر مبہم گستاخیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کے خلاف آواز اٹھانا وقت کا شدید ضیاع اور ''فرقہ واریت'' کو ہوا دینا ہے مگر فقط رشوت و چور بازاری سے روکنے کا درس ان کے نزدیک اسلام کا عین منشاء ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اعمال صالح کی قبولیت کا دارومدار عقائد صحیحہ پر نہیں' ملکی حالات و معاملات کے سنوارنے پر ہے۔ یاللعجب۔ کیسا دردناک سانحہ ہے کہ چند مولویوں کے علم وقلم کی لاج رکھنے کے لئے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ جیسے اہم فریضے کو قوم وملت کے تعمیری پروگرام میں رکاوٹ سمجھ لیا گیا۔ مجھے کہنے دیجئے کہ اس طبقے کو عقیدے کے استحکام کی بجائے معاشرے کا استحکام زیادہ عزیز ہے۔

جناب پیر کرم شاہ صاحب نے بھی اس اختلاف کو شغل تکفیر بازی اور فرقہ واریت کہہ کر اس سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ (دیکھئے مقدمہ تفسیر ضیاء القرآن) لیکن ہماری سادہ لوح عوام کو اپنی اندھی عقیدت کے باعث ایسی عبارات نظر نہیں آتیں بلکہ اچھے خاصے عالم بھی اس عقیدت میں غوطہ کھائے بیٹھے ہیں۔ کئی بار میں نے سوچا کہ ''سپاہ صحابہ'' والے دیوبندی مولوی حق نواز جھنگوی کی ایک تقریر سن کر سمجھ گئے کہ شیعوں سے اختلاف کیا ہے۔ مگر یہ ہمارے سنی عوام و خواص ہیں کہ ہزاروں تقریروں اور رسائل و کتب کی اشاعت کے بعد بھی دیوبندی بریلوی کا بنیادی اختلاف نہ سمجھ سکے۔ انہیں عشق مصطفیٰ ﷺ کا دعوی بھی ہے اور گستاخوں کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے بھی نظر آتے ہیں۔ افسوس! کہ انہیں کپڑوں کے پاکیزہ ہونے کی شرط معلوم، وضو کی شرط یاد' قبلے کی طرف رخ کرنے کی خبر' اور سب کچھ معلوم ہے مگر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے صحیح العقیدہ امام کی شرط بھی ضروری ہے بصورت دیگر نہ نماز ہوگی نہ جماعت اور نہ جماعت کا ثواب۔ الٹا انفرادی نماز کا ثواب بھی جائے گا اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے۔

یہ چند سطور سنی عوام کے لئے نوک قلم پر آگئیں' بات ہو رہی تھی پیر صاحب کی تو پیر

‼️ بریلویوں کا دیوبندیوں سے اختلاف اُصولی ہیں نا کہ فروعی اختلاف ‼️

دیکھئے حضرات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بریلویوں کا مطالعہ ہوتا نہیں ہیں بس آجاتے ہیں مناظرہ کرنے اور ذلیل ہوکر چلے جاتے ہیں دیوبندی مناظر سے ۔
اب دیکھئے ہر پلیٹ فارم پر سوشل میڈیا کے بریلوی حضرات تیجہ، دسواں ، چالیسواں ، برسی ، عرس و نیاز ، گیارویں ، چھٹی ، محرّم ، جشن میلاد ، فاتحہ وغیرہ جیسے بدعت اور علمِ غیب ، حاضر و ناظر ، نور و بشر ، مختار کل ، استمداد بغیر اللّٰہ وغیر مسائل کو چھیڑتے ہے یا پھر علماء دیوبند کی ملفوظات ، سوانح حیات اور دیگر کتابوں کی عبارتوں کو گستاخی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
آج ہم بریلوی مولویوں کی کُتب سے اسکین لگا کر بتائے گے کہ بریلویوں کا دیوبندیوں سے اختلاف اُصولی ہیں اور وہ بھی صرف حسام الحرمین کے اندر جو جو عبارات ہیں بس اُس پر ۔
بریلوی حضرات پہلے تو اپنے گھر کا اصول دیکھ لے پھر بات کرنے کا طریقہ سیکھ لے۔

2020-07-27

اب دیکھئے احمد رضا خان بریلوی کی پوری زندگی کی محنت جیسے کہ قاری پیلی بھیتی صاحب نے سوانح اعلیٰ حضرت کے اندر صفحہ 8 پر لکھ ہیں " احمد رضا خان صاحب نے اپنی زندگی کی 50 سال لگاتار محنت کیئے تب جا کر دیوبندی بریلوی مکتبہ فکر تیّار ہوا "۔
اب یہ 50 سال کی محنت صرف اور صرف " حسام الحرمین " ہی ہیں جس کی وجہ سے بریلوی فرقہ تیار ہوا ۔
بریلوی حضرات کو چاہیئے کہ احمد رضا خان بریلوی کی محنت پر پانی نا پھیرے بلکہ مردانگی دکھا کر میدان میں آکر احمد رضا خان نے جو کام کیا ہیں بریلوی فرقے کو بنانے کے لئے اس کتاب کو آکر صحیح اور سچّی ثابت کرے بجائے تاویلات اور فحش گوئی کے۔
ہم انشاءاللہ فروعی مسائل پر جو اختلاف ہیں اُس پر بھی مناظرہ کرنے تیار ہیں ساتھ ہی پہلے تمہارے گھر کی گواہی پر عمل ہوگا جو بس حسام الحرمین میں موجود عبارتوں کو اُصولی اختلاف بنایا گیا ہے۔
اور حسام الحرمین کے اندر عبارتوں کی بات ہو رہی ہے تو بتاتا ہو کہ حشمت علی رضوی نے " الصوارم الهندیہ " کے اندر صفحہ نمبر 64 پر حسام الحرمین کو قرآن کے برابر کر دیا ہیں۔
اور صفحہ نمبر 65 اور 70 پر تو فرض قطعی اور شرعاً فرض ہے ۔
تو بریلویوں اب سوچو ہم نے یہاں بس چند حوالے نقل کیئے ہیں ایسے تو بہت حوالے ہیں ۔
آج اگر تمہارے بریلوی مولوی کی کہی ہوئی باتوں کو صحیح مانتے ہو تو آجاؤ میدان میں۔

2020-07-27

نَحْنُ اَوْلِیَاءُ کُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

سوانح حیات

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس جامع اور مکمل سوانح حیات میں بریلی شریف کے مشہور عالم اور ولی اللہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل حالات بیان کئے گئے ہیں۔ آپ کے عالمانہ کارنامے، کرامات، مکہ اور مدینہ پاک میں آپ کی وقعت و عزت، عشقِ رسول ؐ کے واقعات، اخلاق و عادات، تصنیف تعمیر شاعری، خلفائے نامدار، اور آپ کے ارشادات و ملفوظات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

نذرانۂ عقیدت

حضرت الحاج شاہ مانا میاں صاحب قادری چشتی پیلی بھیتی!

ناشر

امین برادرس ناشران و تاجران کتب آرام باغ روڈ کراچی ۱

جو شخص انگوٹھے چومنے سے منع کرے، محفل میلاد اور اس میں قیام و سلام کو بدعت کہے، بزرگوں کے عرس کرنے اور ان میں شریک ہونے کو گناہ کہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیائے کرامؑ اور اولیاء اللہ کے لئے حرف ندا کے استعمال کو شرک ثابت کرے وہ دیوبندی اور وہابی ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی بڑا عالم، متقی، پابند سنت اور صاحب سلوک و طریقت ہی کیوں نہ ہو ـــــــ اس اختلاف کی ابتداء جنگ آزادی کے نامور مجاہد اور جید عالم حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی (متوفی ۱۸۹۵ء) کی نشاندہی کے بعد ہوئی تھی جبکہ انہوں نے مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی کی کتاب "تقویت الایمان" پڑھی اور شاہ صاحب کی بعض عبارتوں کے خلاف ایک فتویٰ شائع کیا اور پورے ہندو پاک میں اس کی اشاعت کی۔

اس کے بعد مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی (متوفی ۱۲۸۲ھ) نے ایک مستقل کتاب "سیف الجبار" لکھی اور مندرجہ بالا مسائل میں بہت کھل کر رد کیا۔ مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی متوفی ۱۳۷۷ھ نے اپنی کتاب "الشہاب الثاقب" میں لکھا ہے کہ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری (متوفی ۱۹۲۳ء) نے بھی ایک کتابچہ "تنزیہ الرحمٰن" کے نام سے لکھا تھا جس میں انہوں نے مسئلہ امکانِ کذب میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (متوفی ۱۳۲۳ھ) کی سخت مخالفت کی تھی۔ بعض تذکروں سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب کے والد ماجد مولانا نقی علی خان صاحب (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے بھی ایک کتاب اختلافی مسائل کے سلسلہ میں لکھی تھی اور وہ شائع بھی ہوئی تھی۔

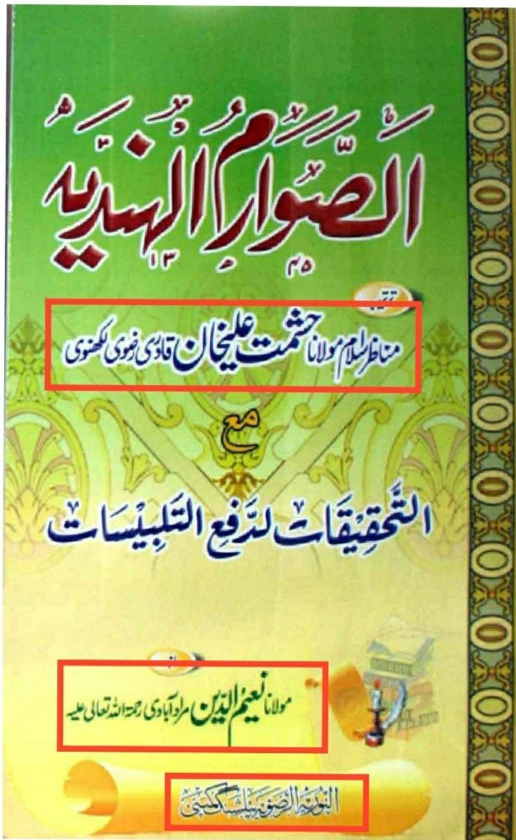
۱۲۹۷ھ میں مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب (متوفی ۱۳۴۰ھ) نے قلم اٹھایا۔ کثرت سے کتابیں لکھیں، فتوے صادر کئے، حرمین شریفین کے سفر میں مشاہیر علماء حرمین سے علمائے دیوبند کی تحریروں کے خلاف تصدیقات حاصل کیں جن کو حسام الحرمین کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس سال مسلسل اسی جدوجہد میں منہمک رہے یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے، بریلوی اور دیوبندی یا وہابی۔ دونوں جماعتوں کے علماء اور عوام کے درمیان مخالفت و تصادم کا یہ سلسلہ آج بھی بند نہیں ہوا ہے۔ کتابیں بھی لکھی جا رہی ہیں، اخبارات و رسائل بھی نکالے جا رہے ہیں اور پوسٹر بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وعظ و تقریر کے ذریعہ دونوں طرف کے علماء اپنے اپنے خیالات و عقائد کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف و منہمک نظر آ رہے ہیں۔

کلام طول کی ان سطور کو میں اس دعا پر ختم کر رہا ہوں جو سوانح حیات حضرت بریلوی کے مرتب شاہ مانا میاں صاحب نے لکھی اور جو حضرت مولانا شاہ وصی احمد صاحب محدث سورتی نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے ۱۳۴۳ھ میں دورہ حدیث سے فارغ ہونے والے علماء کرام کو مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کی جانب سے احادیث کی اسناد تقسیم کرتے وقت فرمائی تھی۔

"یا اللہ! ہمارے دلوں کو نورِ ایمان سے منور فرما، اپنی محبت اور اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ان کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ روش اور تابعین عظامؒ کے نقشِ قدم ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائیں۔ ہمیں دین اسلام کی خدمت کیلئے قبول فرما اور ہم سے وہ کام لے جو تو پسند فرماتا ہے"

کمترین:۔ قاری احمد پیلی بھیتی ــ ۲ ڈی ۱۲/۵ ناظم آباد کراچی

ساری أمت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن لاریب کتاب ہے پر یہ بریلویوں کا عقیدہ ہیں کہ حسام الحرمین لاریب کتاب ہیں ‼️



(٩٦) زہے کتاب مبارک حسام الحرمین ست کہ مزین بتصدیقات علمائے حرمین طیبین ست۔ دران لغو و دروغ بنظر نمی آید مگر کسے راکہ قائل کذب خدائے قدوس باشد وصف حقانیت او از من میرسید بر حقیقت او گواہ عادل کلام اہل حرم را بہ بینید۔

محمد عطاء الرحمٰن المتخلص لعطا عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(٩٧) حسام الحرمین کتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین قہر رب العالمین علی المرتدین من الوھابین والنجدیین والقادیانین خذلھم اللہ انی یوفکون۔

محمد ولی الرحمٰن غفرلہ المنان قادری رشیدی علیمی حلیمی مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(٩٨) صدق المجیب محمد شفاء الرحمٰن قادری رضوی کان اللہ لہ مدرس سوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(٩٩) الجواب حق والمجیب محق شرف الدین مدرس اول مدرسہ نور العلوم واقع کوہان۔

(١٠٠) کتاب حسام الحرمین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد رحیم بخش قادری رضوی عفی عنہ

(١٠١) فتاوے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما کا ہر فتویٰ محقق و واجب العمل ہے رہے مخالفین تو لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عظیم ھین۔

محمد حبیب الرحمٰن مدرس چہارم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

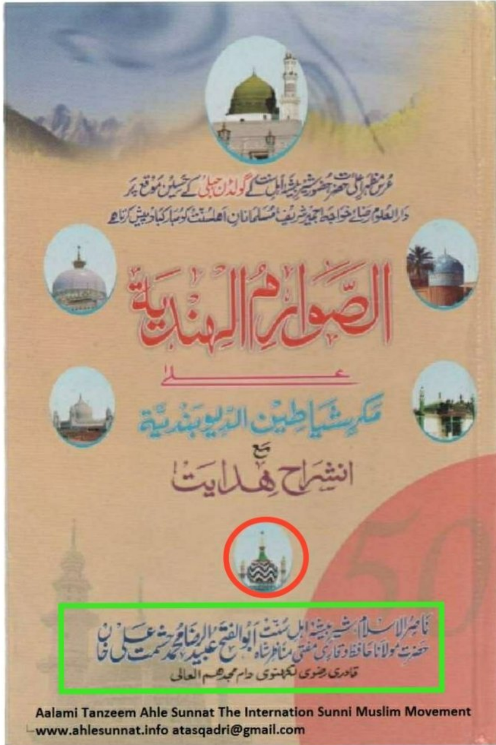
(١٠٢) مجیب محقق کا جواب لاجواب ہے۔

فقیر عبد الکریم بلیاوی

(١٠٣) حسام الحرمین صارم ہندی بر گردن بد مذہبی ہے۔

فقیر عبد الحفیظ دربھنگوی غفرلہ

(١٠٤) الجواب لاریب فیہ فقیر ابو الحسن مظفر پوری عفی عنہ



(۱۸۳)صح الجواب فقیر خادم العلماء والفقراء محمد نور الحق قادری برکاتی نوری غفرلہ' ذنبہ المعنوی و الصوری۔

فتوائے جام جودھپور کاٹھیاواڑ

(۱۸۴) الجواب ومنہ ھدایۃ الحق و الصواب بیشک مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی وخلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی ورشید احمد گنگوہی اپنے اقوالِ کفریہ وعقائدِ مردودہ کے سبب کافر مرتد ہیں۔ اور جو شخص انکے اقوالِ ملعونہ پر اطلاع پاکر اسکے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا انکے کافر ہونے میں شک کرے یا انکو کافر کہنے میں توقف کرے بلا ریب وہ بھی کافر مرتد ہے۔ ان لوگوں کے متعلق مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ زادھما اللہ تعالی شرفاً وتکریماً کے مفتیان کرام وفضلائے عظام نے جو حکم صادر فرمایا ہے جسکا مجموعہ حسام الحرمین کے نام سے طبع ہوکر شائع ہوگیا ہے حق ہے۔ اور تمام امتِ مصطفویہ علی صاحبھا الصلاۃ و السلام پر اسکا ماننا اور اسپر عمل کرنا فرض قطعی ہے۔ وماذا العبد الحق الا الضلالہ ھذا ماعندی۔ واللہ اعلم بِالصواب، والیہ المرجع و المآب۔

کتبہ العبد المفتقر الی مولاہ محمود جان السنی الحنفی القادری الفشاوری ثم الجام جودھفوری الکاتھیاواری

(۱۸۵) مذکورین فی السوال قادیانی، دیوبندی، گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی، تھانوی نہ صرف مسائلِ فرعیہ اجماعیہٗ اہلسنت میں مخالف ہیں۔ بلکہ اللہ ورسول جل وعلا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دشمن، اولیائے کرام سے بدظن، حتی کہ مسائل تنزیہ وتقدیسِ باری وتکریمِ رسالت پناہی میں جو اعلیٰ واہم واقدم مسائل ضروریہ دینیہ سے ہیں ابن عبدالوہاب نجدی قرن الشیطان ومن تبعہ کے ہم عقیدہ ہیں جس نے تمام امت کو کافر مشرک کہا اور روضۂ پاک سرور انبیا صاحب لولاک علیہ الصلوۃ والسلام کو صنمِ اکبر کا خطاب دیا قبحھم اللہ تعالی وخذلھم پس انکا حکم وہی ہے جو حضرت مفتی صاحب اور حضرات مفتیانِ حرمین شریفین نے دیا۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ کتبہ

الصوارم الہندیۃ

علیٰ

مکر شیاطین الدیوبندیۃ

مع

انشراح ہدایت

ناصر الاسلام شیر بیشۂ اہل سنت ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان

حضرت مولانا حافظ و قاری مفتی مناظر شاہ

قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی

Aalami Tanzeem Ahle Sunnat The Internation Sunni Muslim Movement
www.ahlesunnat.info atasqadri@gmail.com

عظام نے قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی تھانوی پر نام بنام فتویٰ دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے عقائدِ خبیثہ وکفریاتِ ملعونہ کے سبب اسلام سے خارج کافر مرتد بد دین گمراہ، گمراہ گر ہیں جو شخص انکے عقائدِ کفریہ سے واقف ہوکر باوجود علم اور سمجھنے کے انکو مسلمان جانے یا انکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد گمراہ ہے۔ یہ سب صحیح وقابلِ عمل ہے۔ مسلمانوں کو اسی کے مطابق عمل کرنا چاہئے والله تعالی اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب۔

کتبہ المسکین سید غیاث الدین بن مولانا حافظ سید غلام محی الدین سنی حنفی قادری نقشبندی غفرله ولوالدیه فی الحال مقیم سورت

(۱۵۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ غلام محی الدین قادری غفرله الله له ذنبه

(۱۵۴) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ سید احمد علی عُفِیَ عَنْهُ

(۱۵۵) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ غلام محمد

(۱۵۶) الجواب: بیشک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حرفاً حرفاً صحیح ودرست اور بجا وحق ہے۔ اور جن لوگوں کا سوال میں تذکرہ ہے وہ یقیناً کافر مرتد ہیں۔ اور جو انکے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی انکے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ تمام مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام کا ماننا اور انکے مطابق عمل کرنا شرعاً فرض ہے والله تعالی اعلم۔

فقیر محمد نظام الدین قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی غفرله از مقام سورت

فتوائے بھروچ

(۱۵۷) کتاب حسام الحرمین میرے پاس ہے اور میں نے تمام پڑھی ہے۔ اس کتاب میں قاسم نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی، قادیانی اور انکے ہم خیال شخصوں پر مکہ معظمہ ومدینۂ طیبہ سے کفر کے فتوے ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص انکے اقوال پر مطلع ہونے کے بعد بھی انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب سے کتاب حسام الحرمین شائع ہوئی ہے تب

اب حضرات دیکھئے بریلویوں کے معتبر و معروف مولویوں کی معتبر و مستند کتابوں کے حوالے جن میں صاف صاف حسام الحرمین کے اندر موجود عبارتوں کو اُصولی اختلاف تسلیم کیا گیا ہے بجائے جتنے ہم نے اُوپر فروعی مسائل بتائے ہیں۔

2020-07-28

معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظات طیبات پیر طریقت رہبر شریعت

فقیر محمد رضوان داوٗدی دامت برکاتہم



کیا اب بھی کفر کا فتوٰی کسی پر لگتا ہے اور لوگ کافر بنتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ انسان صبح کو مسلمان اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان اور دن کو کافر ہو گا۔ اس لئے اکثر جاہل جو علم نہیں رکھتے، کفریہ کلمات بک جاتے ہیں اور ان کو پتا بھی نہیں چلتا۔

اسی طرح بعض متعصب، ابن الوقت اور علماے سوء بھی ذاتی مفادات اور خواہشات کی خاطر بریلوی علماء حق کے خلاف ''**دیوبندی اور وہابی**'' ہونے کا پرچار کر کے کفر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

بعض عالموں سے اب بھی علمی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں جس کی بنا پر کفر کا فتوٰی ان پر لگتا ہے لیکن اب دینی حالت بہت مخدوش ہے۔ عوام تو ''**ملاازم**'' کہہ کر دین سے فرار حاصل کر لیتی ہے۔ اس دور میں اب کوئی انفرادی ایمان بچا کر لے جائے تو بہت بڑی بات ہے کیونکہ عوام کا دینی علم کی طرف رجحان نہ ہونے کے سبب اس کو یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر کب اور کیا کہنے اور کس عمل سے ہوتا ہے۔

لڑائی عوام کی ہے یا علماء کرام کی

سوال: کیا یہ عوام کی لڑائی ہے یا علماء کرام کی؟

جواب: 1۔ عالم اس وکیل کی طرح ہوتا ہے جو رائے دے سکتا ہے مگر مفتی صاحب جج کی طرح ہوتے ہیں اور فیصلہ مفتیان عظام نے کرنا ہوتا ہے اور مفتیانِ عظام 110 سال سے کہہ رہے ہیں کہ یہ تین عبارتوں پر کفر کا فتوٰی ہے۔ مفتیانِ عظام کا ہی حق بنتا ہے کہ اس معاملے کو جیسے بتائیں ویسے عوام کرے کیونکہ علم ان کے پاس ہے اور عوام کو بولنے کا حق نہیں۔

2۔ اگر عوام بغیر علم کے اس معاملے میں بول رہی ہے اور ایک دوسرے کو

معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم



گذارشات

بریلوی و دیوبندی عوام کو یہ علم ہونا چاہئے کہ:

1۔اہلسنت و جماعت (بریلوی و دیوبندی) پہلے ایک جماعت تھے۔ اختلافات تین عبارتوں پر کفر کے فتاوی لگنے سے پیدا ہوئے اور ابھی تک یہی تین عبارتیں مسلمانوں کی "صلح کلیت" (اتحاد و اتفاق) کے درمیان حائل ہیں۔اس لئے بریلوی حضرات دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

2۔دیوبندی حضرات ان کفریہ عبارات کے رد میں "عبارات اکابر از شیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر" اور "مطالعہ بریلویت از علامہ ڈاکٹر خالد محمود" وغیرہ کی کتابوں کو تاویلات کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے علماء کی عبارتیں کفریہ نہیں تھیں مگر بریلوی علماء فرماتے ہیں کہ دیوبندی علماء کی یہ عبارتیں نبی کریم ﷺ کی ذات کو گالی کے مترادف ہیں اس لئے تاویلات نہ کریں بلکہ ان کو اپنی کتابوں سے حذف کر دیں تو ہم ایک ہیں۔

3۔دیوبندی حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ امام احمد رضا خاں (علیہ الرحمۃ) نے ذاتی وجوہات کی بناء پر ہمارے علماء پر کفر کے فتاوی لگائے ہیں اس کا اندازہ ایک دیوبندی عالم مخلص عبداللہ کے خط سے ہوتا ہے۔اس کے خط کا عکس اور ہمارے جواب کا عکس صفحہ نمبر 114,115 پر موجود ہے۔

4۔امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو بیان کرنے کا حق مانا کہ بریلوی حضرات سے کما حقہ ادا نہیں ہوسکا مگر دیوبندی حضرات ان کی

معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم
گذارشات

ملفوظات طیبات پیر طریقت رہبر شریعت
فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم



احادیث کی تعلیمات کے برعکس ''باعمل بریلویوں'' پر ''بدعتی و مشرک'' ہونے کا الزام لگاتے ہیں حالانکہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا قرآن و احادیث سے ہٹ کر نہ کوئی نیا ''مسئلہ'' ہے نہ ''عقیدہ''۔

اس کتاب میں عوام کو یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ ''فروعی مسائل'' میں بھی اختلاف صرف اور صرف ''سمجھنے اور سمجھانے'' کے انداز پر ہے ورنہ اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔

''مستحبات و فروعی مسائل'' کی ''باتوں'' کو بعض ''جماعتوں'' نے معلوم نہیں کہ کیوں پروان چڑھایا ہے اور آپس کے اختلاف میں شدت پیدا کی گئی ہے حالانکہ ''اصولی اختلاف'' کا حل نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی اور اگر یہ حل نکل آتا تو ایک دوسرے کو 'بدمذہب و بددین' بھی کہنا نہ پڑتا۔

اصولی اختلاف

بریلوی و دیوبندی (اہلسنت و جماعت) کی ''صلح کلیت'' (اتحاد و اتفاق) کے درمیان ''اصل اختلاف'' کا باعث تین دیوبندی علماء کی کتابوں میں سے ''چند سطری'' تین کفریہ عبارتیں ہیں جن کو بیان نہیں کیا جاتا اس لئے عوام کو بھی الا ماشاء اللہ اس کا علم ہوگا۔ وہ تین عبارتیں یہ ہیں:

1۔ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔''

(محمد قاسم نانوتوی، تحذیر الناس، ص-28)

معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیو بندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم
گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم



کچھ دیو بندی حضرات ان کفریہ عبارات کی تاویلات کرتے ہیں مگر سچی بات یہ ہے کہ اگر یہ عبارات کفریہ نہیں تو تاویلات کیوں؟ تاویلات دینے سے تو یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ عبارات کفریہ ہیں تو تاویلات کی جارہی ہیں۔

تاویلات سے بہتر تھا کہ یہ کہہ دیا جاتا کہ ہمارے بڑے نبی تو نہیں کہ خطا نہیں ہو سکتی، معاف کر دیا جائے اور امت مسلمہ کو جوڑ دیا جاتا لیکن شیطان کو کیسے گوارہ ہوتا کہ مسلمان اکٹھے ہو جائیں۔

کچھ دیو بندی حضرات کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ اہل سنت و جماعت والا ہے اور ہم بھی ان باتوں کو کفریہ مانتے ہیں اور کتابوں سے یہ کفریہ عبارات نکلوانا ہمارے بس سے باہر ہے اور ہم جاہل بریلوی ہونا قبول نہیں کرتے ایسے لوگ مسلمان ہیں ان کو کافر نہیں کہہ سکتے کیونکہ عقائد اہل سنت ہونا لازمی ہیں، بریلوی ہونا لازمی نہیں۔

دیو بندی حضرات میں بھی بہت اختلافات ہیں اس لئے سارے دیو بندی حضرات کو کافر نہیں کہہ سکتے جن کو کفریہ عبارتوں کا معلوم نہیں یا جو ان عبارتوں کو کفریہ مانتے ہیں اور ان علماء کو فتوی کی رو سے کافر مانتے ہیں وہ مسلمان ہیں کافر نہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والا "موجب تعزیر" ہوگا۔

بریلوی علماء کرام کا فتوی اور رائے

بریلوی علماء فرماتے ہیں کہ اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے نبی کریم ﷺ کے عشق اور مفتی کے فرائض منصبی نبھاتے ہوئے کفر کا فتوی دیا اور جب تک یہ عبارات اپنی کتابوں سے نہیں نکالیں گئے ان کے بارے میں اعلیحضرت کا فتوی نہیں بدل سکتا۔ اس لئے بریلوی علماء ان کے پیچھے نماز وغیرہ نہیں پڑھتے۔

معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظات طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم



مسلمانوں کے اتحاد میں 110 سالہ کفر کا مسئلہ

سوال: کیا دیوبندی حضرات ان کفریہ عبارات کو غلط مانتے ہیں۔

جواب: کچھ دیوبندی حضرات یہ کہتے ہیں کہ بات کو ختم کر دیا جائے کیونکہ بات اب پرانی ہوگئی ہے۔ مرنے والے مر گئے ہیں۔

”مولانا مودودی اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں ”جن بزرگوں کی تحریروں کے باعث بحث و مناظرہ کی ابتدا ہوئی وہ تو اب مرحوم ہو چکے اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے مگر افسوس ہے کہ جو تلخی اور گرمی آغاز میں پیدا ہوئی دونوں طرف سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔“

مودودی صاحب یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ اب نزاع کو جانے دو، نزاع کھڑا کرنے والے تو اگلے جہان پہنچ چکے ہیں، حالانکہ نزاع ان ”بزرگوں“ کی ذات سے نہیں تھا، وجہ مخاصمت تو یہ عبارات تھیں جواب بھی من وعن موجود ہیں، جب تک ان کے بارے میں متفقہ فیصلہ نہیں ہو جاتا اس نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی“۔ (حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 8,9)

کچھ دیوبندی حضرات کفریہ عبارتوں والی کتابوں کے متعلق کہتے ہیں کہ خاں صاحب (امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ) کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ جاہل تھے اگر وہ جاہل تھے تو بات کیا جاہلوں نے پھیلائی تھی کہ اتنے فتوی جات ان کفریہ عبارتوں پر دیئے گئے جس پر دیوبندی علماء کو اتنا کچھ لکھنا پڑ گیا۔

کچھ دیوبندی حضرات کہتے ہیں کہ یہ باتیں ہمارے ساتھ غلط منسوب ہیں اگر ایسی بات ہے تو اپنی کتابوں سے یہ عبارات حذف کر دیں تو بریلوی اور دیوبندی دونوں اہل سنت و جماعت ہیں۔

معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظات طیبات پیر طریقت رہبر شریعت
فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم



فتوائے کفر صادر کیا۔

یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ہر بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل۔ (حسام الحرمین مع تمہید ایمان، ص، 8-7)

1324ھ میں امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے "المعتمد المستند" کا وہ حصہ جو فتوی پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے 35 جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلا شک وشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو حمایت دین کے سلسلے میں بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے **حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین** (**1324ھ**) کے نام سے شائع کر دیئے گئے۔

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ "**المهند علی المفند**" ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہلسنت وجماعت کے ہیں حالانکہ باعث نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں۔ صدر الافاضل حضرت سید محمد نعیم مراد آبادی قدس سرہ نے "**التحقیقات لدفع التلبیسات**" لکھ کر ایسی تمام عبارتوں کو طشت از بام کر دیا۔

حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کیلئے علمائے دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماء حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کئے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک وہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین

معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم



طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ''**اصولی اختلاف**'' کا حل نکالیں اور یہ ''**تبلیغ**'' اس صدی کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا مگر اس مسئلہ میں دونوں طرف کے علماء کا ملنا لازمی ہے۔

6۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ اس مسئلہ میں پہل کون کرے گا۔ بریلوی یا دیوبندی حضرات؟ ذات و جماعت کا دباؤ کون برداشت کرے گا؟ خط و کتابت، کال، فیکس یا مضمون لکھ کر دعوت عام کون دے گا؟

7۔ معصوم عن الخطا ذاتیں انبیاء کرام کی ہیں علماء کی نہیں کہ غلطی نہیں کر سکتے اور بریلوی علماء یہی تو کہہ رہے ہیں کہ یہ عبارتیں نبی کریم ﷺ کی عظمت کے خلاف ہیں ان کو اپنی کتابوں سے نکال دو۔ کیا نبی کریم ﷺ کی محبت میں یہ مشکل کام ہے؟

8۔ اس لئے جناب مفتی رفیع عثمانی صاحب کی تجویز کو مدنظر رکھتے ہوئے کثیر تعداد میں دیوبندی عالم کفریہ عبارات کو اپنی کتاب سے حذف کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کر کے اور پہل کرتے ہوئے بریلوی حضرات کو دعوت دیں کیونکہ اس میں تمام مسلمانوں کا فائدہ ہے؟

9۔ بریلوی علماء کو بھی چاہئے کہ ''**اصولی اختلاف**'' کا حل نکالنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی سنت ادا کرتے ہوئے دیوبندی علماء سے مسلسل خط و کتابت کریں اور ان تین کفریہ عبارات کو حذف کرنے کے لئے دیوبندی حضرات کو ایسی آسان تجاویز دیں جس پر کوئی بھی سیاست نہ ہو سکے؟

10۔ بریلوی و دیوبندی حضرات اگر اس ''**اصولی اختلاف**'' کا حل



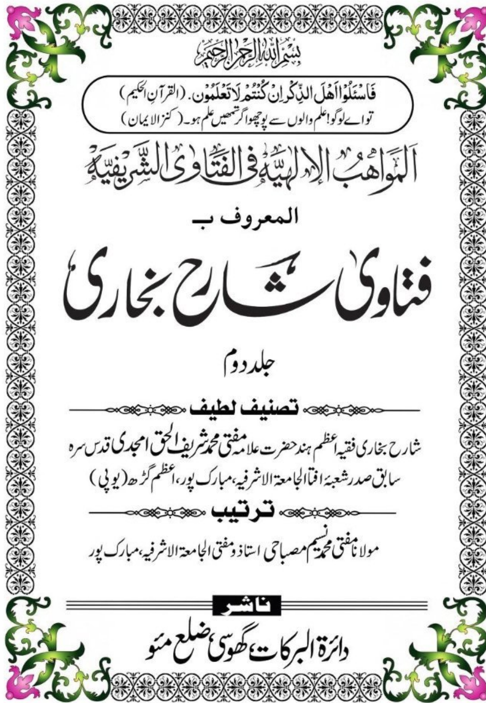
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ایمان کا مدار ہے
آپ کی شان اقدس میں ذرا سی گستاخی بھی انسان کو ایمان کے دائرہ
سے باہر نکال دیتی ہے ۔
بانی دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی ، مولانا رشید احمد گنگوہی ، مولانا خلیل احمد سہارنپوری
اور مولانا اشرف علی تھانوی کی عبارات پر مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ نے
فتوی کفر صادر فرمایا ہے ۔ وہ بھی اور ان کی ان عبارات کے مؤیدین



فتوی کفر صادر فرمایا ہے ۔ وہ بھی اور ان کی ان عبارات کے مؤیدین
بھی اسی فتوی کی زد میں آتے ہیں ۔ مالک کائنات ہم سب کو
رجوع الی الحق کی توفیق نصیب فرمائے ۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
(نوٹ) جن کتب میں یہ عبارات موجود ہیں وہ یہ ہیں
تحذیر الناس ۔ براہین قاطعہ ۔ حفظ الایمان
محمد مسعود احمد غفرلہ الاحد



بھی اسی فتوی کی زد میں آتے ہیں ۔ مالک کائنات ہم سب کو
رجوع الی الحق کی توفیق نصیب فرمائے ۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
(نوٹ) جن کتب میں یہ عبارات موجود ہیں وہ یہ ہیں
تحذیر الناس ۔ براہین قاطعہ ۔ حفظ الایمان
محمد مسعود احمد غفرلہ الاحد
15- نومبر 2017ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (القرآن الحکیم)

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم ہو۔ (کنز الایمان)

المواهب الالهيه في الفتاوى الشريفيه

المعروف بہ

فتاویٰ شارح بخاری

جلد دوم

تصنیف لطیف

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ

سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

ترتیب

مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

ناشر

دائرۃ البرکات، گھوسی، ضلع مئو

حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس زمانے میں قریش نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا تھا، میری ماں جو مشرکہ تھی میرے پاس آئی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف راغب ہے، یا وہ اسلام سے اعراض کیے ہوئے ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ ارشاد فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ اگر چہ کافر ہوں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا۔ البتہ دعاے مغفرت کرنی حرام ہے، بلکہ کافر کے لیے دعاے مغفرت بر بنائے مذہب صحیح کفر ہے، آپ کے دوست کے باپ کا کافر ہونا یقینی نہیں کافر وہ دیوبندی ہے جو تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی کفری عبارتوں پر مطلع ہو اور پھر ان عبارتوں کے لکھنے والے کو کافر نہ کہے۔ عوام ان عبارتوں پر مطلع نہیں ہوتے، وہ صرف چند معاملات کے جائز و ناجائز ہونے پر اپنے اعتقاد کی بنیاد رکھتے ہیں، ایسے لوگ کافر نہیں۔ پھر بھی احتیاط اسی میں ہے کہ آپ اپنے دوست کو ہدایت کر دیں کہ وہ اپنے باپ کے لیے دعاے مغفرت نہ کرے۔

ہاں یہ دوسرا شخص جس کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ اس کا باپ مشرکانہ عقائد رکھتا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ واقعی وہ مشرکانہ عقائد رکھتا ہو تو ایسے باپ کے لیے دعاے مغفرت کرنے والے پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح کا حکم ہے، درمختار اور شامی میں ہے:

"وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة."(۱)

اس کے تحت شامی میں ہے: "و تجديد النكاح احتياطاً."(۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

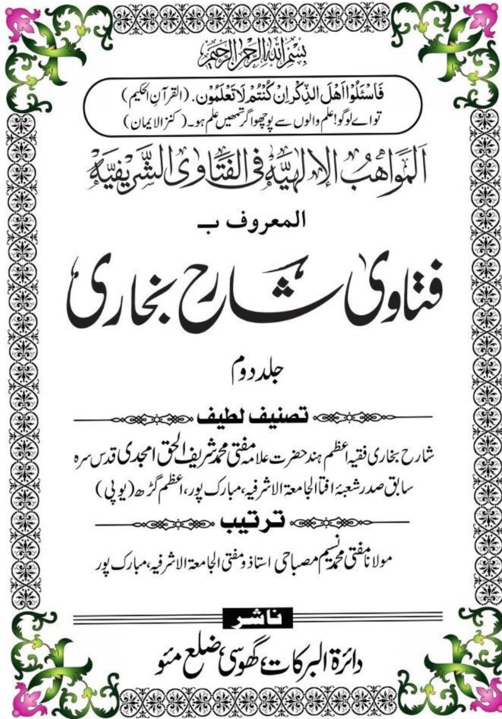
حاضرات کا عمل کرنا۔ دیوبندی کو مدرس رکھنے کا حکم

مسئولہ: افضل حسین نوری، مدرسہ غوثیہ، اورنگ آباد، بہار۔ یکم ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

مسئلہ ۱ حاضرات کے ذریعہ پوشیدہ باتیں معلوم کرنا کیسا ہے؟ جب کہ ان پر معلوم و منکشف شدہ باتوں پر یقین نہ کرے بلکہ یہ سمجھے کہ کبھی جھوٹی اور کبھی سچی ہوتی ہیں اور حاضرات کرنے کی غرض و غایت سے عوام کو فائدہ ہے کیوں کہ لوگ آتے ہیں تو حاضرات کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے کہ اس پر جن

[۱] در مختار، ص: ۳۹۰، ج: ٦، کتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية لبنان

[۲] در مختار، ص: ۳۹۱، ج: ٦، کتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية لبنان


بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاسْئَلُوٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (القرآن الحکیم)
تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم ہو۔ (کنز الایمان)

اَلْمَوَاهِبُ الْاِلٰهِيَّةُ فِي الْفَتَاوَى الشَّرِيْفِيَّةِ

المعروف بہ

فتاویٰ شارح بخاری

جلد دوم

تصنیف لطیف

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

ترتیب

مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

ناشر

دائرۃ البرکات، گھوسی ضلع مئو

کہ نمبر ایک میں گزرا اس لیے اس سے میل جول، سلام کلام اس کی کسی محفل میں شرکت جائز نہیں، اس سے مرید ہونا درست نہیں جو لوگ پہلے سے مرید ہیں ان سب کی بیعت ختم ہو گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بعض مسائل کا نہ ماننا کفر ہے

مسئولہ: شاہ محمد اشرفی، 75 بلبلیس روڈ ٹکیہ پاڑہ، ہوڑہ، ویسٹ بنگال

مسئلہ جو لوگ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوی پر یقین نہ کریں یا سنی علماے کرام سے فتویٰ نہ لیں بلکہ دیوبندی مولوی سے فتویٰ لے کر اسی پر یقین کریں اور اپنے آپ کو سنی کہیں، شریعت کی روشنی میں ایسے لوگوں کا حکم کیا ہے؟

قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

الجواب

دیوبندی بھی اپنے کو سنی کہتے ہیں محض سنی کہنے سے کوئی سنی نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کے عقائد صحیح نہ ہوں ان لوگوں کا ظاہر حال یہی ہے کہ وہ سنی نہیں وہابی ہیں مگر اس کا بھی احتمال ہے کہ اپنی ضد کی وجہ سے کسی خاص مسئلہ میں علماے اہل سنت کا فتویٰ نہ مانتے ہوں دیوبندی کا مانتے ہوں یہ بات بھی خطرناک ہے۔ بعض مسائل کا ماننا ایمان ہے اور انکار کفر۔ بعض مسائل کا نہ ماننا گمراہی، بعض کا نہ ماننا خطا۔ جب تک کہ وہ مسئلہ معلوم نہ ہو کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ تحقیق حال کے لیے ضروری ہے کہ قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی کی کفری عبارتیں ان لوگوں کے سامنے پیش کی جائیں، اگر یہ ان تینوں کو کافر و مرتد مانیں تو سنی ہیں اور اگر ان کو کافر نہ کہیں اپنا پیشوا کہیں تو دیوبندی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسائل شرعیہ کا انکار کیسا ہے؟

مسئولہ: جناب قاری محمد امانت رسول رضوی، بھورے خان، پیلی بھیت

مسئلہ زید نے اپنی بیوی کو کوئی مسئلہ بتایا جس پر وہ ناراض ہوئی اور سخت کلامی کرتے ہوئے یہ کہنے لگی ”ہر وقت مسئلے مسائل ہی کی اس آدمی کو پڑی رہتی ہے، حرامی چودی موت بھی نہیں آتی نہ جانے وہ دن کب آئے گا جب ناش پیٹی مٹی ہوگی“ ان الفاظ پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اس عورت پر یا اس مرد پر۔

مستند کتب دیوبندیہ کے حوالہ جات سے مزین

دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف

از قلم

مناظر اسلام ترجمان مسلک رضا مبلغ اہل سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی

مدظلہ العالی

دار الغوثیہ سندی شریف

تقدیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد! فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

آج کل دیوبندی عوام الناس کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی) مشرک و بدعتی ہیں نعوذ باللہ اور ہم حق پر ہیں مگر اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ دیوبندیت کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ اور سرور کائنات امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت دیگر انبیائے کرام، صحابہ کرام، ازواج مطہرات، اولیائے کرام کی توہین وتنقیص کرتا ہے اکابرین دیوبند کی گستاخانہ اور کفریہ عبارات کی بناء پر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز سمیت عرب وعجم کے سینکڑوں علماء ومشائخ نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا ان کے فتاویٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

اکابرین دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ان سے توبہ ورجوع کا کہا جاتا رہا مگر یہ لوگ اپنی کفریہ عبارات پر آخری وقت تک بضد و قائم رہے۔ اہل سنت و جماعت کے دیوبندیوں سے بنیادی اختلافات بھی یہی ہیں جس کو آج دیوبندی عامۃ الناس سے چھپاتے پھرتے ہیں حالانکہ ان سے اصولی اختلاف اہل سنت کا یہ ہے اور

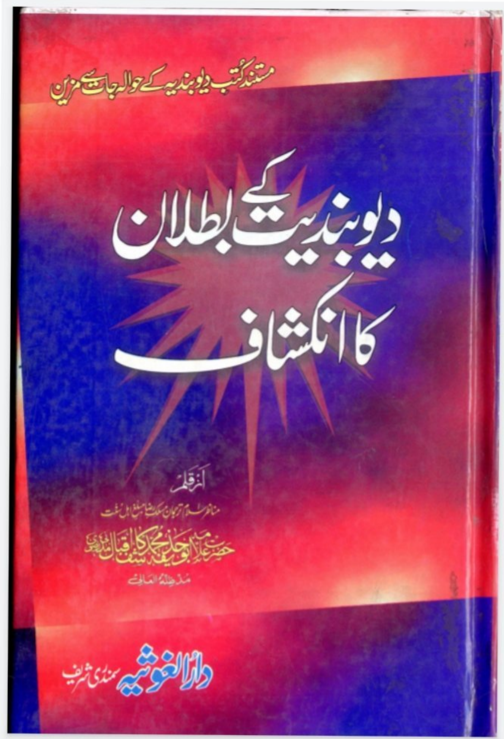
اس کا اقرار خود دیوبندی علماء کو بھی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

شاید بہت سے لوگ ناواقفی سے یہ سمجھتے ہوں، کہ میلاد، قیام، عرس، قوالی، فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ رسوم کا جائز ناجائز اور بدعت غیر بدعت ہونے کے بارہ میں مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں جو نظریاتی اختلاف ہے یہی دراصل دیوبندی بریلوی اختلاف ہے مگر یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے کیوں کہ مسلمانوں کے درمیان ان مسائل میں اختلاف تو اس وقت سے ہے۔ جب دیوبند کا مدرسہ قائم بھی نہیں ہوا تھا۔ اور مولوی احمد رضا خان صاحب پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اس لئے ان مسائل کے اختلاف کو دیوبندی بریلوی اختلاف نہیں کہا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ان مسائل کی حیثیت کسی فریق کے نزدیک بھی ایسی نہیں ہے کہ ان کے ماننے اور نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو اہل سنت سے خارج کیا جا سکے۔

(فیصلہ کن مناظرہ ص ۶-۵، فتوحات نعمانیہ ص ۳۰۰، طبع لاہور)

معلوم ہوا، کہ اہل سنت و جماعت کا دیوبندیوں سے بنیادی اختلاف فروعی مسائل میں نہیں ہے۔ بلکہ ضروریات دین کا اختلاف ہے۔ جو شخص دیوبندیوں کو ضروریات دین میں اہل سنت کے ساتھ متفق بتلا کر اس کو فروعی اختلاف بتلانا چاہتا ہے یہ اس کی جہالت و خباثت پر دال ہے اگرچہ دیوبندی مذہب فروعی مسائل میں بھی سلف صالحین سے جدا ہے۔ اس کا اقرار بھی دیوبندی علماء نے خود کیا ہے کہ اس سلسلے میں حضرات علماء فرنگی محلی لکھنؤ حضرت مولانا عین القضاء صاحب علیہ الرحمۃ، مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد سجاد صاحب بہاری مرحوم جیسے بہت سے علمائے کرام اور علمی سلسلوں اور خاندانوں کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ان حضرات کا مسلک حضرات علمائے دیوبند کے مسلک سے مختلف تھا۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص ۶، فتوحات نعمانیہ ص ۳۰۰)

دیوبندی بریلوی اختلافات کچھ ایسے ہیں کہ کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو



تقدیم

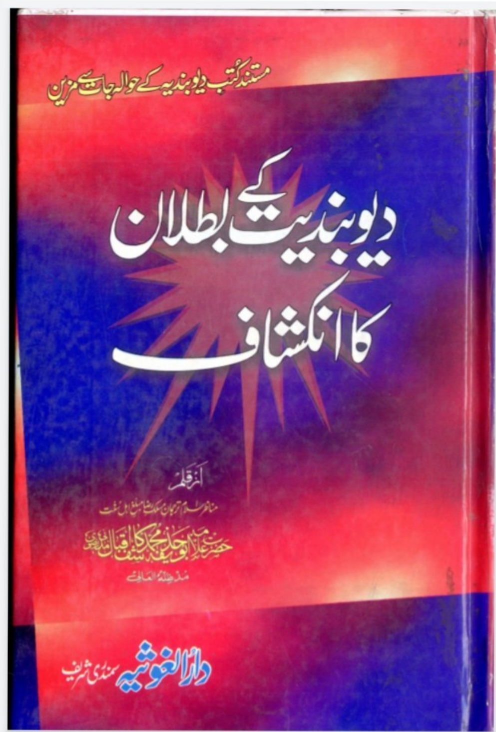
نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! فا عوذ با اللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ○

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ○

آج کل دیوبندی عوام الناس کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی) مشرک و بدعتی ہیں نعوذ باللہ اور ہم حق پر ہیں مگر اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ دیوبندیت کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ اور سرور کائنات امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سمیت دیگر انبیائے کرام، صحابہ کرام، ازواج مطہرات، اولیائے کرام کی توہین وتنقیص کرتا ہے اکابرین دیوبند کی گستاخانہ اور کفریہ عبارات کی بناء پر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجددِ دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز سمیت عرب وعجم کے سینکڑوں علماء ومشائخ نے ان پر کفر کا فتوئی دیا ان کے فتاوئی کتاب مستطاب حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

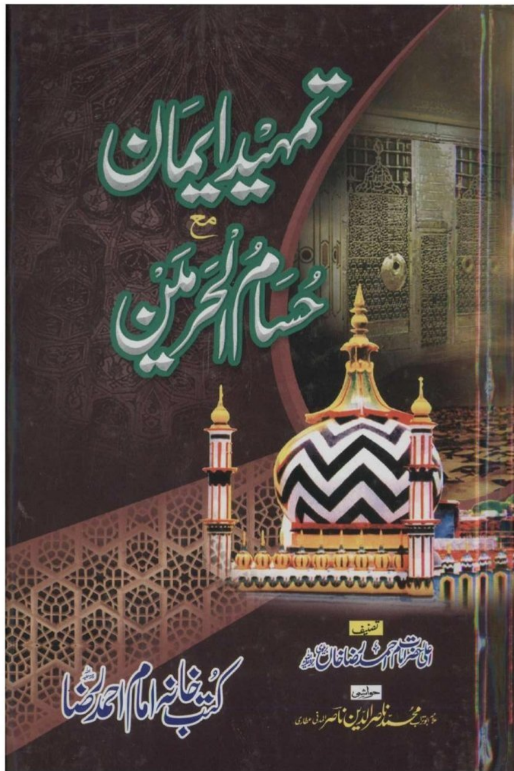
اکابرین دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ان سے توبہ ورجوع کا کہا جاتا رہا مگر یہ لوگ اپنی کفریہ عبارات پر آخری وقت تک بضد و قائم رہے۔ اہل سنت و جماعت کے دیوبندیوں سے بنیادی اختلافات بھی یہی ہیں جس کو آج دیوبندی عامتہ الناس سے چھپاتے پھرتے ہیں حالانکہ ان سے اصولی اختلاف اہل سنت کا یہ ہے اور



کر دیوبندیوں کی ان کفریہ و گستاخانہ عبارات کو پڑھے تو وہ دیوبندیوں کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا۔ علمائے دیوبند عوام کو مغالطہ دینے کے لئے نور و بشر، استمداد، میلاد شریف ختم و عرس وغیرہم مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اصل اختلاف ان مسائل میں ہے۔ حالانکہ اصولی اختلاف ان مسائل میں نہیں اصولی اختلاف تو یہ ہے کہ اکابرین دیوبند نے حضور مدنی تاجدار حبیب خدا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی شان رفیع میں گستاخی و توہین پر مبنی بے شمار عبارات لکھی ہیں اس بناء پر اکابرین اسلام نے ان کی تکفیر فرمائی ہے۔

اس تحریر کا سبب

عام طور پر عام لوگ یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ اہل سنت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سر بگریبان ہیں دونوں مکاتب فکر کے علماء اپنے اپنے حق میں قرآن و سنت کے دلائل دیتے ہیں ہم کدھر جائیں کیا کریں وہ بھی کلمہ گو ہیں وغیرہ وغیرہ اور بعض ناعاقبت اندیش اس کو فروعی اختلاف کہہ کر یہ بار آور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں نہ دیوبندی ہیں نہ بریلوی وغیرہ یہ حضرات صلح کلیت کا اس اعتبار سے پرچار کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اس اختلاف کا نام لینے والے ہی اصل مجرم ہیں دوسری طرف دیوبندی اصولی اختلاف کو عوام الناس سے چھپاتے ہیں اس صورت حال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اصل اختلاف کو عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے۔ تا کہ عامتہ الناس حقیقت حال سے واقف ہو جائیں اور ایمان کے ڈاکو ان کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکیں صلح کلیت کے دام میں پھنس نہ جائیں۔ راقم الحروف نے دیوبندی مذہب کی حقیقت

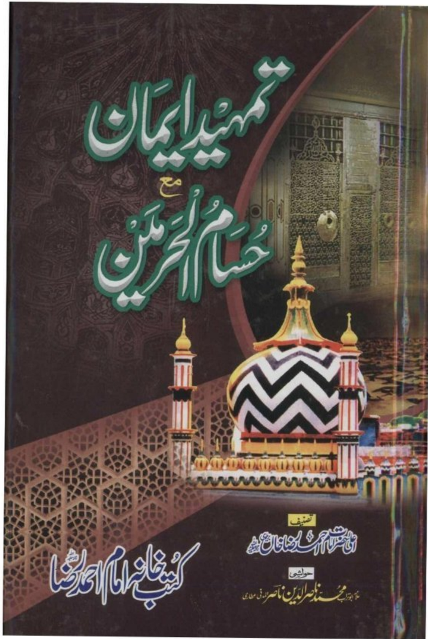


صرف راہِ راست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحقِ غضب اور اہلِ ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرینِ زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے معتزلہ کی قوتِ حاکمہ کی پروانہ کرتے ہوئے کلمۂ حق کہا اور کوڑے تک کھائے۔ امامِ ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو طوق و سلاسل کی دھمکیاں حرفِ اختلاف اور نعرۂ حق سے باز نہ رکھ سکیں۔ تحریکِ ختم نبوت میں غیر مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں، جیلوں کال کوٹھریوں اور تختۂ دار اپنے لیے تیار پایا لیکن وہ کسی بھی قصرش نبوت میں نقب لگانے والوں کو برداشت نہ کرسکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہوئے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہوگئے۔ کیا ان تمام اقدامات اور ساری کارروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جاسکتا ہے؟ کہ سیدھے سادے مسلمان کو کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے، یقیناً کوئی مسلمان ایسا اندازِ فکر اختیار کر کے غیر جانب دار نہیں رہ سکتا۔

بریلوی (اہلِ سنّت و جماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے یہ دوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کے لیے ایصالِ ثواب، عرس، گیارھویں شریف، نذر و نیاز، میلاد شریف، استمداد، علمِ غیب، حاضر و ناظر اور نور و بشر وغیرہ مسائل پر دُھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انھی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وہ عبارات ہیں جن میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے، کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہوکر ان عبارات کو پڑھنے کے بعد ان کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لیے تیار ہوسکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسماعیل دہلوی نے محمد ابن عبدالوہاب نجدی



کے خلاف ان مذہبی بچینیوں کی صحیح بنیاد معلوم کرتے جو ملک و بیرون ملک کے کروڑ ہا کروڑ مسلمانوں کے درمیان نصف صدی سے پھیلی ہوئی ہیں، اور جس کے نتیجے میں مسلم معاشرہ ایک نہ ختم ہونے والے روحانی کرب اور ذہنی وفکری انتشار کا شکار ہے۔ ہماری مظلومی کے ساتھ اس سے بڑھ کر دردناک مذاق اور کیا ہوسکتا ہے کہ عین بے خبری کی حالت میں ہمارے احتجاج کو فتنہ انگیزی سے تعبیر کیا، حالاں کہ اپنے غم و غصہ اور اپنے جذبے کی تباہیوں کا اظہار ہر مظلوم کا واجبی حق ہے۔

اتنی تمہید کے بعد اب ہم اس مذہبی نزاع کی پوری تفصیل اس امید کے ساتھ اہل علم کے سامنے پیش کررہے ہیں کہ وہ اس کی روشنی میں نزاع کے اصل محرکات کا پتہ چلائیں گے۔ بالفرض نگاہوں پر بوجھ ہو جب بھی یہ سرگزشت صبر وتحمل کے ساتھ پڑھیے کہ حقیقت کا متلاشی کسی گروہ کا طرف دار نہیں ہوتا۔

علمائے دیو بند کے ساتھ علمائے اہلسنّت کے اختلاف کی تین مضبوط بنیادیں

کچھ کم ایک صدی سے ساری دنیا میں دیو بندی اور بریلی کی مذہبی آویزش کا جو شور برپا ہے اور جس کے ناخوشگوار اثرات پریس سے لے کر اسٹیج تک پوری طرح نمایاں ہیں بلاوجہ نہیں ہے، اگر اس حقیقت کی تلاش کے لیے آپ نے اپنے ذہن کا دروازہ کھلا رکھا ہے، تو ذیل میں اس مذہبی نزاع کی وہ حقیقی بنیادیں پڑھیے جنہوں نے امت کو دو ملتوں میں تقسیم کردیا ہے۔

پہلی بنیاد

اپنی مذہبی سرشت کے اعتبار سے مسلمان کا جو والہانہ تعلق اپنے رسول کریم ﷺ کی محترم ذات سے ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اس کا ایمان اپنے

رسول ﷺ کی بارگاہ میں اتنا مؤدّب اور حساس ہے کہ رسول ﷺ کی حرمت پر ذرا سی خراش بھی اسے برداشت نہیں، ناموس رسول کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے مسلمانوں نے ہر دور میں جس والہانہ جذبے کے ساتھ اپنی فداکاریوں کا مظاہرہ کیا ہے وہ تاریخ کا جانا پہچانا واقعہ ہے۔ حب رسول ﷺ کی وارفتگی کا یہ رخ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کسی گستاخ کے خلاف غم وغصہ اور نفرت وغضب کے اظہار کے سوال پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نشانے پر کون ہے، باہر کا ہو یا اندر کا جس نے بھی رسول ﷺ کی شان میں گستاخانہ جسارت کا اظہار کیا مسلمانوں کی غیرت ایمانی کی تلوار اس کے خلاف بے نیام ہوگئی۔

آج ملعون رشدی کی زندہ مثال آپ کے سامنے ہے، رسول ﷺ کی حرمت پر حملہ کرکے اس نے سارے عالم اسلام کو اپنا دشمن بنالیا ہے۔ قابل رشک ہیں وہ شہیدان محبت جو رشدی کے خلاف اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آقا کی عزت پر قربان ہوگئے۔

علمائے دیو بند کے خلاف بھی ہمارے غم وغصہ کی سب سے بڑی بنیاد یہی ہے کہ ان کے اکابر نے اپنی بعض کتابوں میں رسول محترم ﷺ کی شان اقدس میں سخت گستاخانہ کلمات استعمال کیے ہیں جس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

۱۔ علمائے دیو بند کے مذہبی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' میں حضور اکرم سید عالم ﷺ کے علم پاک کو رذائل اور حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے جس کے وہ خود بھی اقراری مجرم ہیں۔

اہل علم و ادب زبان کے اس محاورے سے اچھی طرح واقف ہیں کہ محترم چیزوں کے ساتھ کسی چیز کی تشبیہ سے عظمت وتکریم کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب رذائل کے ساتھ کسی چیز کی تشبیہ دی جاتی ہے تو اس سے توہین وتنقیص کے معنی نکلتے ہیں۔ اردو زبان کے محاورات میں تشبیہ وتمثیل کا یہ ضابطہ اتنا شائع اور ذائع

ہے کہ کوئی صاحب علم اس کے اس معانی ومطالب کے التزام سے انکار نہیں کرسکتا۔

اس بنیاد پر ہمارا یہ دعویٰ شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ تھانوی جی بارگاہِ رسالت ﷺ کے گستاخ ہیں، انہوں نے رسولِ پاک ﷺ کے علم شریف کو رذائل کے علم سے تشبیہ دے کر اہانت رسول کے خوفناک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

۲۔ علمائے دیوبند کے دوسرے اور تیسرے مذہبی پیشوا مولوی خلیل احمد انیٹھوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ نامی کتاب میں لکھا ہے کہ زمین کے علم محیط کے سوال پر شیطان کا علم، رسول ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ شیطان کے مقابلے میں جو شخص رسول کی وسعت علم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مشرک ہے، کیوں کہ شیطان کے علم کی وسعت پر قرآن وحدیث ناطق ہیں، رسول ﷺ کے علم کی وسعت پر نہ قرآن میں کوئی دلیل ہے اور نہ حدیث میں۔

اس میں قطعا دو رائے نہیں کہ شیطان کے مقابلے میں رسول پاک کے علم کی تنقیص ایک کھلا ہوا کفر اور ایک کھلی ہوئی گستاخی ہے۔

اسی طرح یہ کہنا بھی کھلی ہوئی گستاخی اور کھلا ہوا کفر ہے کہ شیطان کے مقابلے میں جو شخص رسول پاک ﷺ کی وسعت علم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مشرک ہے لیکن یہی عقیدہ شیطان کے بارے میں رکھنا شرک نہیں ہے۔

اسی طرح یہ کہنا بھی رسول پاک کی صریح تنقیص ہے کہ رسول پاک کے علم کی وسعت پر قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے، لیکن شیطان کے علم کے وسعت پر قرآن میں بھی دلیل ہے اور حدیث میں بھی۔

۳۔ علمائے دیوبند کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیو بند نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' میں حضور ﷺ کو آخری نبی ماننے سے انکار کیا ہے، جبکہ حضور کو خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے آخری نبی ماننا قرآن سے بھی ثابت ہے اور حدیث سے بھی۔

بلکہ اپنی کتاب میں انہوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ حضور ﷺ کے زمانے یا حضور ﷺ کے بعد بھی اگر کسی نئے نبی کا آنا فرض کیا جائے جب بھی حضور کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ حالاں کہ یہ بات آسانی سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کسی نئے نبی کے آنے کی صورت میں حضور کی آخری نبی ہونے کا عقیدہ باطل ہوجاتا ہے۔ مولوی نانوتوی کی یہی وہ کتاب ہے جسے قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے جواز کا پیش خیمہ قرار دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ ختم نبوت کے مسئلے میں علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارا اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی ہے۔ اور یہ اختلاف حرمت وحلت کا نہیں بلکہ کفر و اسلام کا ہے۔

دعوتِ انصاف

دیوبندی علماء کے ساتھ ہمارے اختلاف کی یہ پہلی بنیاد ہے جو ان کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ آپ کے سامنے ہے۔ واضح رہے کہ اس بنیاد کا تعلق اہانت رسول اور انکار ضروریات دین سے ہے، جس کے کفر ہونے میں قطعا کوئی شبہ نہیں۔ قرآن کی بیشمار آیتیں اس عقیدے پر شاہد عدل ہیں کہ رسول پاک ﷺ کی شان میں ہلکی سی گستاخی بھی اسلام اور ایمان کے رشتے کو منقطع کردیتی ہے۔ علم اور عبادت کی کوئی فضیلت گستاخی کے انجام بد سے کسی کو ہرگز نہیں بچاسکتی۔

اس موقعہ پر اپنے قارئین سے یہ ضرور عرض کروں کہ اکابر دیوبند کی ان اہانت آمیز تحریروں کو اپنے اس زاویہ نظر سے ہرگز مت پڑھیے کہ یہ دیوبند اور بریلی کی ایک مذہبی نزاع ہے، بلکہ مطالعہ کرتے وقت اپنی فکر کو اس نقطے پر مرکوز رکھیے کہ اکابر دیو بند کی ان عبارتوں کی ضرب براہ راست رسول اقدس ﷺ کی عظمت و حرمت پر پڑتی ہے۔ ان کے گستاخ قلم کا حملہ علمائے بریلی پر نہیں بلکہ خاص رسول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے دیوبند کی کفریہ اور متضاد عبارات سے متعلق

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات

مرتبہ : محمد نعیم اللہ خاں قادری
بی ایس سی، بی ایڈ
ایم اے اردو، پنجابی، تاریخ

ناشر: فیضان مدینہ پبلیکیشنز، جامع مسجد عمر روڈ کامونکی

یہ کام کرنا تھا تو اس کا طریقہ بھی پھر مرحلہ وار ہی رکھا جاتا۔ اتنے قتل و قتال کے بعد اگر آپ اُس طریقہ پر آگئے ہیں جو بغیر جنگ و جدل بھی ہو سکتا تھا تو فائدہ ____ ؟ گویا اب یُوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ لوگ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کھلم کھلا کافر کافر کا نعرہ لگا کر ہم نے فائدے کی نسبت نقصان زیادہ اُٹھایا ہے۔

اختلاف :۔ آپ کا اور ہمارا اختلاف اصُولی ہے۔ توہین شانِ رسالت اصول میں آئے گا فروع میں نہیں ____ ہمارا اصل اور بنیادی اختلاف تحذیر الناس، براہینِ قاطعہ اور حفظ الایمان کی چند کفریہ عبارتوں پر ہے ____ فاتحہ، عرس، گیارھویں اور صلوٰۃ والسلام پر ہرگز نہیں ان کی حیثیت دوسرے درجہ پر ہے۔ ان کفریہ عبارات پر کوئی سوال کیا جاتے تو دیوبندی علماء کے پاس جان چھڑانے کے لیے صرف دو جواب ہیں ____ ایک یہ کہ ہماری مصروفیات بہت زیادہ ہیں یا ضعیف العمری ہے یا علالت کی وجہ سے جواب دینے سے قاصر ہیں ____ حالانکہ ان دیوبندی علماء کی کتابیں دھڑا دھڑ آرہی ہیں جو کہ اہل سُنّت کے خلاف لکھی جاتی ہیں۔

____ دوسرا جواب یہ دیتے ہیں کہ ان سوالات کے جوابات کے لیے فلاں فلاں کتابوں سے رجوع کیا جائے کیونکہ اُن کتابوں میں ہمارے علماء کافی وشافی جواب دے چکے ہیں۔

"سپاہِ صحابہ" والے اگر شیعوں سے کوئی سوال پُوچھیں اور شیعہ عالم یہ جواب دے کہ آپ کے یہ گھسے پٹے سوالات ہیں اور ہماری کتب میں علماء ان کے کافی وشافی جواب دے چکے ہیں تو کیا "سپاہِ صحابہ" والے اس جواب کو واقعی جواب سمجھ کر مطمئن ہو جائیں گے ____ ؟ ہرگز نہیں ____ بلکہ کہیں گے کہ وہ جوابات تو سرے سے غلط ہیں ____ ہم بھی کہتے ہیں کہ مولوی حسین احمد مدنی، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، مولوی محمد منظور نعمانی،

الصوارم الہندیہ

ترتیب

مناظر اسلام مولانا حشمت علیخان قادری رضوی لکھنوی

مع

التحقیقات لدفع التلبیسات

از

مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

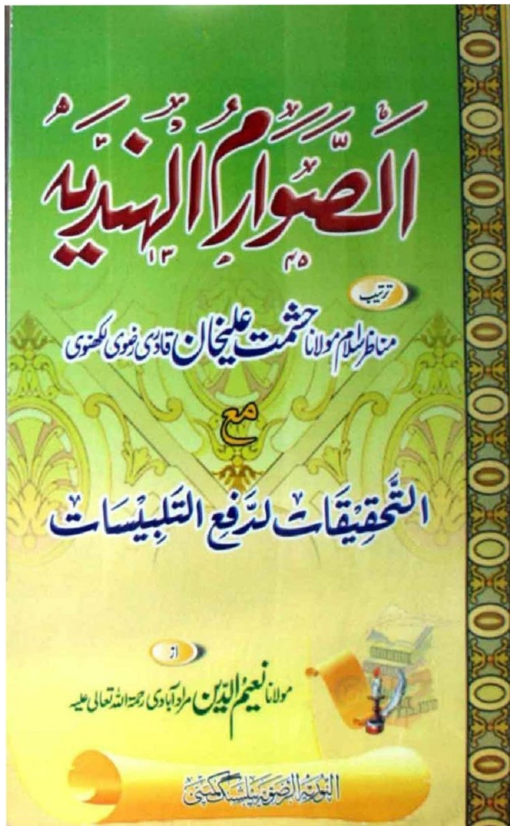
النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی

دشمنانِ مذہب اہلسنّت کو خاک و خون میں لٹانے والا کفر و شرک کو مٹانے والا، حمایت شریعت و طریقت کا علمبردار ہے اس مبارک فتاوے پر تصدیق کرنے والوں میں ہر ایک ساکن بلد اللہ الحرام یا مجاور آستانہ سرکار ابد قرار ہے، جو شخص جان بوجھ کر انہیں نہ ملنے وُہ کافر و مرتد عذاب نار کا سزاوار ہے۔ مستحق غضب جبار ہے لائق لعنت کردگار ہے۔ مورد قہر قہار ہے اس پر خدا کی سخت لعنت اور پھٹکار ہے کیوں کہ اُس نے اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت و جلالت و وجاہت کو اس قدر ہلکا جانا کہ اُن کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ مانا اور پُر ظاہر کہ جس طرح اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کرنے والا کافر ہے اسی طرح جو شخص اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ جانے وہ بھی اسلام سے خارج اور مرتد خاسر ہے۔ بالجملہ بیشک فتاوے حسام الحرمین شریف حرف بحرف قطعاً حق و صحیح ہیں اور ان کو ماننے والے اُن پر سچے دل سے عمل کرنے والے سچے پکے سُنّی مسلمان سعید و نجیح ہیں اور بیشک قادیانی نانوتوی گنگوہی انبہٹی تھانوی اپنے اُن کفریات واضحہ صریحہ خبیثہ ملعونہ کے سبب جو اصل فتاوے حسام الحرمین شریف میں بعبارتہا منقول ہیں جن میں کوئی ایسی تاویل و توجیہ قطعاً ناممکن، جو قائلین کو قطعی یقینی کفر و ارتداد سے بچا سکے قطعاً یقیناً کافر مرتد لائق تذلیل و توہین و واجب التفضیح ہیں۔ اور بے شک جو لوگ اُن کے کفریات قطعیہ ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُن کو مسلمان جانیں یا اُن کے کافر ہونے میں شک رکھیں یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے وُہ بھی خارج از اسلام و اہل کفر قبیح ہیں اور بیشک ان فتاویٰ کا ماننا مسلمانوں پر فرض دینی اسلامی قطعی یقینی اور اُن پر عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ ھذا ما اقول و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و باللہ التوفیق و علیہ الاعتماد و اللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہٗ اتم و احکم۔

الفقیر ابو الفتح عبید الرضا

کتبہ محمد ن المدعو بحشمت علی القادری الرضوی اللکھنوی غفرلہٗ ولابویہ و اخویہ و جمیع اہل السنۃ و الجماعۃ ربہ المولیٰ العزیز القوی آمین

(مہر:) سنی حنفی قادری رضوی لکھنوی — وابان احمد رضا من وست و — ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان



(۲۲۹) ھذا الجواب صحیح نمقہ محمد عبد الرزاق عفا عنہ المدرس بمدرسہ امداد العلوم کان پور

محمد عبد الرزاق

(۲۳۰) الجواب صحیح والمجیب نجیح نمقہ ابو المظفر شاکر حسین غفرلہٗ فی الدارین

مہر مدرسہ امداد العلوم
کان پور واقع باسمنڈ

فتوائے جاورہ

(۲۳۱) مولوی قاسم نانوتوی و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبہٹی و مولوی اشرفعلی تھانوی کے جو اقوال استفتاء میں نقل کئے گئے ہیں ان پر سابق ازیں بحث و تمحیص ہو کر علمائے اہلسنت نے کفر کا فتوے دیا ہے جو ان کو کافر نہ کہے اوس پر بھی کفر عائد ہوتا ہے رسالہ حسام الحرمین طلب کر کے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ عام مسلمان ایسے گندے عقیدوں سے محفوظ رہیں۔

المجیب محمد مصاحب علی

فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس رجب المرجب ۱۳۴۷ھ

(۲۳۲) بیشک ان عبارات مذکورہ میں صریح تکذیب خدائے قدوس جل جلالہٗ و توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکار ضروریات دین ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے عقائد والوں سے اور ان کے معتقدوں سے اجتناب کریں۔ وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمود زیدی حسینی الوری۔

(۲۳۳) ھذا الجواب صحیح ومطابق المذہب اہل السنۃ والجماعۃ

الصوارم الہندیہ

ترتیب

مناظر اسلام مولانا حشمت علیخان قادری رضوی لکھنوی

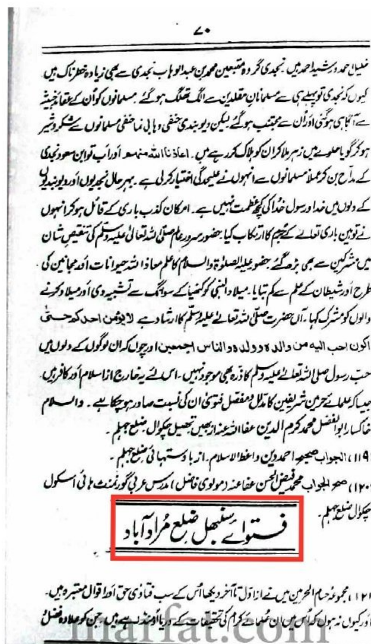
مع

التحقیقات لدفع التلبیسات

از

مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی



خلیل احمد و رشید احمد ہیں۔ نجدی گروہ متبعین محمد بن عبد الوہاب نجدی سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ کیوں کہ نجدی تو پہلے ہی سے مسلمانانِ مقلدین سے الگ تھلگ ہو گئے۔ مسلمانوں کو اُن کے عقائد خبیثہ سے آگاہی ہوگئی اور اُن سے مجتنب ہو گئے۔ لیکن دیوبندی حنفی وہابی نما حنفی مسلمانوں سے شکر وشیر ہو کر گویا حلوے میں زہر ملا کر ان کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اعاذ نا اللہ منہم اور اَب تو ابن سعود نجدی کے مدّاح بن کر عملاً مسلمانوں سے انہوں نے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔ بہر حال نجدیوں اور دیوبندیوں کے دلوں میں خدا و رسول خدا کی کچھ عظمت نہیں ہے۔ امکان کذب باری کے قائل ہو کر انہوں نے توہین باری تعالےٰ کے جرم کا ارتکاب کیا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان میں مشرکین سے بھی بڑھ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم معاذ اللہ حیوانات اور مجانین کی طرح اور شیطان کے علم سے کم بتایا۔ میلاد النبی کو کنہیا کے سوانگ سے تشبیہ دی اور میلاد کرنے والوں کو مشرک کہا۔ آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین اور چوں کہ ان لوگوں کے دلوں میں حب رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ذرہ بھی موجود نہیں۔ اس لئے یہ خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ جیسا کہ علمائے حرمین شریفین کا مدلل و مفصل فتویٰ ان کی نسبت صادر ہو چکا ہے۔ والسلام

خاکسار ابو الفضل محمد کرم الدین عفا اللہ عنہ از بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

(۱۱۹) الجواب صحیح احمد دین واعظ الاسلام۔ از باوستہانی ضلع جہلم۔

(۱۲۰) صح الجواب محمد فیض الحسن عفا عنہ (مولوی فاضل) مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول چکوال ضلع جہلم۔

فتوائے سنبھل ضلع مُراد آباد

(۱۲۱) مجموعہ حسام الحرمین میں نے از اول تا آخر دیکھا اُس کے سب فتاویٰ حق اور اقوال معتبرہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ اُس میں ان علمائے کرام کی تحقیقات کے دریا موجزن ہیں۔ جن کو علاوہ فضل

کمال کے فیض حضوری کا بھی شرف حاصل ہے۔ واقعی غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی اپنے اپنے مذکورۂ بالا اقوال کی بناء پر کافر مرتد خارج از اسلام ہیں۔ اور ان کے اقوال کی کفری مراد ایسی ظاہر ہے۔ کہ ان میں کسی ایسی تاویل کی گنجائش نہیں جس سے اُن کا اسلام ثابت ہو سکے۔ لہٰذا جو شخص باوجود اقوال مذکورہ پر مطلع ہونے کے اُن کو مسلمان جانے یا اُن کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کتبہٗ محمد اجمل القادری مدرس المدرسۃ الاسلامیۃ الحنفیۃ۔ بمن سنبھل۔

فتوائے دادوں ضلع علیگڑھ

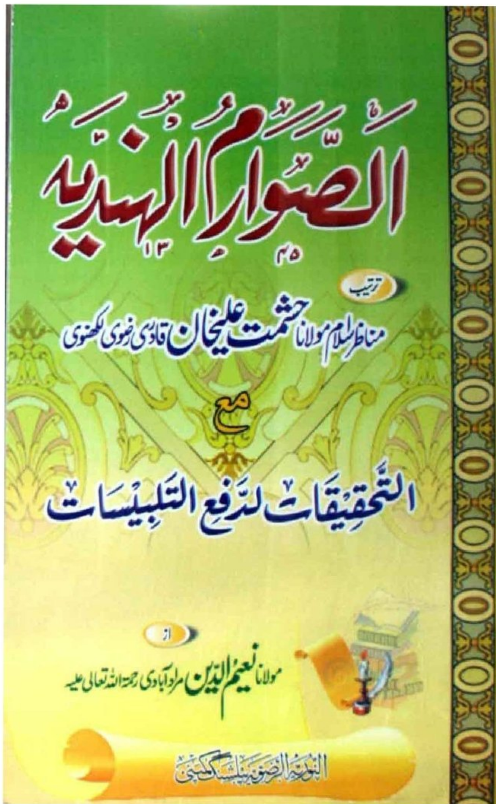
(۱۲۲) الجواب وھو الموفق بالصدق والصواب کتاب حسام الحرمین بے شک درست اور بالکل صحیح اور بلا ریب قابل عمل ہے۔ جن جن اشخاص پر جو جو حکم بتایا گیا وہ میرے نزدیک یقیناً حتماً جزماً حق وصواب ہے۔ اور وہ شخص بحکم شریعت غرّائے محمدیہ صلی اللہ تعالےٰ علیٰ صاحبہا و آلہ وبارک وسلم وکرم ایسے ہی ہیں۔ اور جو شخص ان ملاعنہ کے اقوال خبیثہ پر یقینی اطلاع پا کر ان کو مسلمان جانے وہ کفر میں ان کا ساتھی ہے۔ العیاذ باللہ العلی العظیم اُن کی یہ بھیانک کالی بلا اس کو بھی لپٹ گئی۔ واللہ سبحنہٗ وتعالےٰ بالصواب علمہ وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

وانا الفقیر القادری محمد المدعو بعماد الدین الجمالی غفرلہٗ

(۱۲۳) میں مجیب کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہوں۔ فقیر غلام محی الدین قادری جمالی غفرلہٗ

فتوائے شاہجہان پور

(۱۲۴) بے شک مرزا غلام احمد قادیانی مرتد ملعون نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ و



ذنبہ الجلی والخفی مولاہ العلی القوی آمین۔

(۲۸) الجواب صواب والمجیب مثاب وعلی من خالفہ اشد العذاب وسوء العقاب

فقیر ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ربہ القوی

(۲۹) بیشک حسام الحرمین حق ہے اور اُس میں جن اشخاص کی بابت فتوائے کفر ہے وہ صحیح ہے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اُسے مانیں اور اُس پر عمل کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

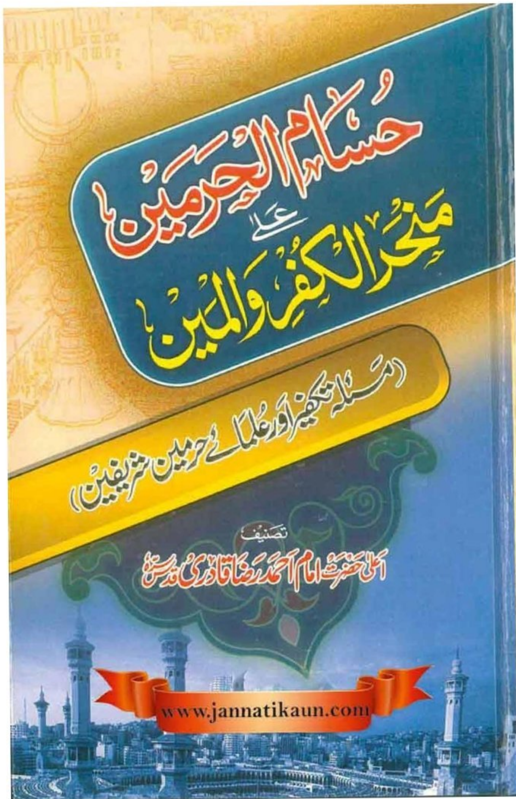
کتبہ

الفقیر حشمت علی السنی الحنفی القادری البریلوی غفرلہ لوی

مہر پڑھی نہیں گئی

فتوائی آستانہ کچھوچھہ مقدسہ

(۳۰) الجواب بعون اللہ الوھاب اقول وباللہ التوفیق بیشک مرزا غلام احمد قادیانی دعوے نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلاشبہ رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی وقاسم نانوتوی نے سرکار الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا علمائے حرمین طیبین نے جو فتوی ان کے حق میں صادر فرمایا ہے اُس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہو اُس پر فرض ہے کہ ان گستاخانِ بارگاہِ محبوب ذی الجلال والجاہ کو کافر جانتے اور دل میں ایسا ہی اعتقاد رکھے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر فقہائے کرام کا قانون ہے۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ سبحنہ وتعالیٰ وعلمہ اتم واحکم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا محمد افضل العالمین۔ کتبہ العبد المسکین محمد المدعو بافضل الدین البہاری



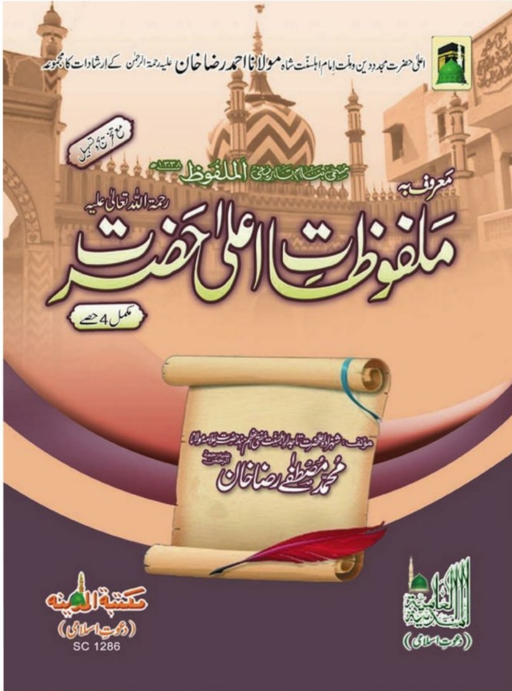
میں نے جو یہ مختصر رد کیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابوالوفا صاحب دے سکے نہ مولوی عبداللطیف صاحب دے سکے ـــــ اس مناظرے میں پچاسی ۸۵ مولوی صاحبان اکٹھا ہو گئے تھے ان میں سے کبھی کوئی صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے فَلِلّٰہِ الحَمدُ وعلیٰ حبیبہٖ واٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ والسَّلامُ "۔ (شمعِ منورہ نجات ص۱۲۱)

"**حسام الحرمین**" میں علمائے حرمین شریفین کے سامنے **دیوبندی گستاخیوں** کی **اصل عبارتیں** پھر ان کے **محاورۂ عرب** کے مطابق صحیح صحیح **ترجمے** ان کی **اصل** کتابوں **سمیت** پیش کر کے علمائے حرمین شریفین سے **استفتاء** کیا گیا دیکھئے "حسام الحرمین" ص۳، ۴،

یا سادا تنا بینوا نصراً لدین ربکم ان ھٰؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم (وھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی وازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فوتو غرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی و حفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات، مضروب بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردودات) ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین، فان کانوا وکانوا کفاراً مرتدین، فھل یفترض علی المسلمین اکفارھم کسائر منکری الضروریات، الذین قال فیھم العلماء الثقات، من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

اے ہمارے سردارو ! اپنے رب عزّوجلّ کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنّف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ **ان کی کتابیں** جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان **کہ ان کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں) آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر** ہیں اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

اس استفتاء میں قابلِ غور یہ بات ہے کہ دیوبندیہ کا **منکرِ ضروریاتِ دین** ہونا پوچھا گیا اور



وحدةُ الوجود کسے کھتے ھیں؟

عرض : حضور وحدۃُ الوجود کسے کہتے ہیں؟

ارشاد : وُجود ایک اور موجود ایک ہے باقی سب اس کے ظل (یعنی عکس) ہیں۔

اسماعیل دھلوی کو کیسا سمجھنا چاھئے؟

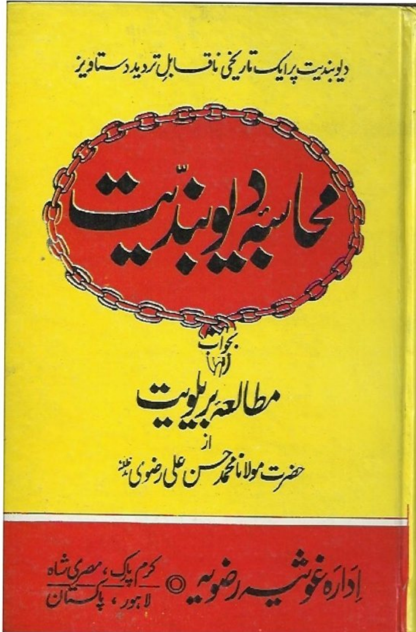
عرض : اسمٰعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے؟

ارشاد: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے[1] اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ البتہ غلام احمد (قادیانی)، سید احمد (علی گڑھی)، خلیل احمد (انبیٹھوی)، رشید احمد (گنگوہی)، اشرف علی (تھانوی) کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر

مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ (جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ت)

(در مختار معه رد المحتار، كتاب الجهاد، مطلب فی حكم سابّ الانبياء، ج٦، ص٣٥٧)

[1] :اسماعیل دہلوی سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ: یہاں وہابیہ سخت دھوکا دیتے ہیں کہ جب تنقیص وتوہینِ شانِ رسالت کفر ہے تو اسماعیل نے بھی کی ہے۔ وجہ کیا ہے کہ اشرفعلی وغیرہ ایسے کافر ہوں کہ ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو اور اسماعیل ایسا نہ ہو؟ مگر مسلمان ہوشیار ہوں یہاں خُبثَاء کا سخت دھوکا ہے۔ اصل یہ ہے کہ اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں فرق ہے۔ ہم اہلِ سنت متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجائش ہوگی تکفیر سے زبان روکی جائے گی کہ ممکن ہے اس نے اس قول سے یہی معنی مراد لئے ہوں۔ شرح فقہ اکبر میں فرمایا ہاں جب قول ایسا ہو کہ اس میں اصلاً تاویل کی گنجائش نہ ہو تو تکفیر کی جائے گی تو اس قول کے قائل کو جس میں تاویل کی گنجائش ہے اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہیں کرتے کہ وہ معنی ظاہر کے اعتبار سے ٹھیک کہہ رہا ہے اور اس کی خود تکفیر نہیں کرتے کہ احتیاط اس میں ہے اور اس دوسری صورت کے قائل کی تکفیر ضرور ہے کہ اس میں جب اصلاً تاویل نہیں تو تکفیر سے زبان روکنے کا حاصل خود کفر اور طغیان ہے۔ ان کے اس بیہودہ اعتراض اور ذلیل دھوکے کا جواب اتنا کافی ہے کہ ایک قول پر فقہا تکفیر فرماتے ہیں اور متکلمین نہیں کرتے۔ اب کہیں کیا کہتے ہیں، کیا فقہا کے نزدیک متکلمین اس کی تکفیر نہ کر کے جس کی تکفیر فقہا نے کی ہے معاذ اللہ فقہا کے نزدیک کافر ٹھہریں گے، یا متکلمین فقہا کو کافر کہیں گے اس لئے کہ انہوں نے متکلمین کے نزدیک جو کافر نہ تھا اس کی تکفیر کی۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ان خبثاء کے اقوال بدتر از ابوال (یعنی پیشاب سے بدتر اقوال) ایسے ہیں جن میں نام کو بھی تاویل کی گنجائش نہیں لہٰذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر۔ جو تفصیل چاہے وہ رسالہ "اَلْمَوْتُ الاحمر" مطالعہ کرے۔۱۲ مولف غفرلہ





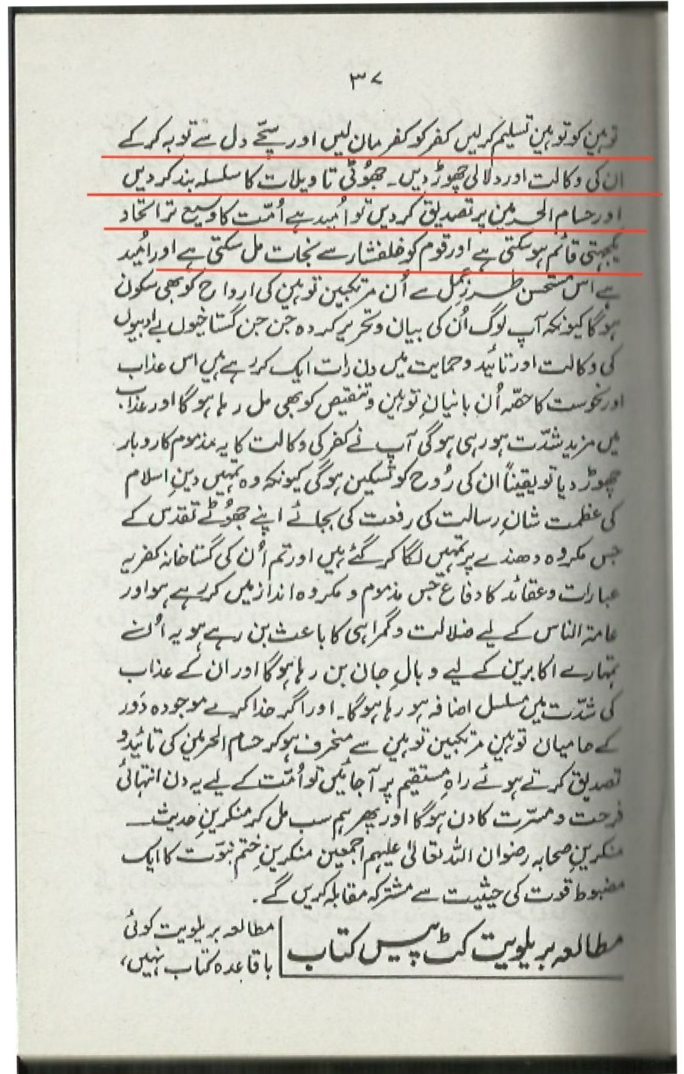
تکفیر کا رونا تو روتے ہیں توہین سے توبہ اور کفریات سے رجوع نہیں کرتے۔

توبہ سے انحراف عذرِ گناہ بدتر از گناہ

سیدنا اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے اپنے عہد کے دشمنانِ شانِ رسالت اور علمبردارِین توہین وتنقیص کو بار بار رجسٹری خطوط کے ذریعہ ان کے اقوال کفریہ پر متعدد بار مطلع کیا توبہ اور رجوع کی ترغیب دلائی توبہ اور معافی کوئی امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے طلب نہیں کرنی تھی، توبہ اور معافی اللہ واحد قہار جل وعلا سے طلب کرنی تھی۔ بالفرض ان کے نزدیک ان کی گستاخیاں توہین وتنقیص نہیں تھیں پھر بھی اُمت کے وسیع ترمفاد واتحاد کے لیے توبہ کر لیتے تو کیا مضائقہ تھا؟ مگر انہوں نے عزتِ نفس کا مسئلہ بنالیا۔ توبہ مقدر میں نہ تھی رجوع الی الحق کی دولت عظمیٰ سے محروم رہے اور اپنی توہین آمیز کفریہ عبارات کو عین ایمان اور نورِ اسلام سمجھنے لگے اور مختلف النوع لغو تاویلات کرنے لگے۔ ضد اور عناد نے اندھا کر دیا۔ ان تاویلات سے مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی والا منظر سامنے آیا۔

پانچ سات مولویوں کی قربانی کوئی بڑی بات نہیں

آج بھی اگر دیوبندی مکتبِ فکر کے علماء سنجیدگی اور متانت اور حقیقت پسند اور وسیع النظری سے کام لیں اور انتشار کے خاتمہ اور اُمت کے اتحاد قومی یکجہتی کے لیے گنتی کے صرف پانچ سات مولویوں کی قربانی دے دیں۔ اور جن حضرات پر اُن کی کفریہ گستاخانہ عبارات کے باعث حسام الحرمین شریفین اور الصوارم الہندیہ میں فتویٰ کفر وارتداد لگا ہے اور عرب وعجم مشرق ومغرب پاک وہند کے اکابر ومشاہیر علماء وفقہاء نے اس کی تائید وتصدیق فرمائی ہے صرف اُن گنتی کے چند مولویوں سے قطع تعلق کرتے ہوئے



توہین کو توہین تسلیم کر لیں کفر کو کفر مان لیں اور سچے دل سے توبہ کر کے ان کی وکالت اور دلالی چھوڑ دیں۔ جھوٹی تاویلات کا سلسلہ بند کر دیں اور حسام الحرمین پر تصدیق کر دیں تو اُمید ہے اُمت کا وسیع تر اتحاد یکجہتی قائم ہو سکتی ہے اور قوم کو خلفشار سے نجات مل سکتی ہے اور اُمید ہے اس مستحسن طرزِ عمل سے اُن مرتکبین توہین کی ارواح کو بھی سکون ہوگا کیونکہ آپ لوگ اُن کی بیان وتحریر کردہ جن جن گستاخیوں بے ادبیوں کی وکالت اور تائید وحمایت میں دن رات ایک کر رہے ہیں اس عذاب اور نحوست کا حصہ اُن بانیانِ توہین وتنقیص کو بھی مل رہا ہوگا اور عذاب میں مزید شدت ہو رہی ہوگی آپ نے کفر کی وکالت کا یہ مذموم کاروبار چھوڑ دیا تو یقیناً ان کی رُوح کو تسکین ہوگی کیونکہ وہ تمہیں دینِ اسلام کی عظمت شانِ رسالت کی رفعت کی بجائے اپنے جھوٹے تقدس کے جس مکروہ دھندے پر تمہیں لگا کر گئے ہیں اور تم اُن کی گستاخانہ کفریہ عبارات وعقائد کا دفاع جس مذموم ومکروہ انداز میں کر رہے ہو اور عامۃ الناس کے لیے ضلالت وگمراہی کا باعث بن رہے ہو یہ اُن کے تمہارے اکابرین کے لیے وبالِ جان بن رہا ہوگا اور ان کے عذاب کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہوگا۔ اور اگر خدا کرے موجودہ دور کے حامیان توہین مرتکبین توہین سے منحرف ہو کر حسام الحرمین کی تائید وتصدیق کرتے ہوئے راہِ مستقیم پر آجائیں تو اُمت کے لیے یہ دن انتہائی فرحت ومسرت کا دن ہوگا اور پھر ہم سب مل کر منکرینِ حدیث۔ منکرینِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین منکرینِ ختم نبوت کا ایک مضبوط قوت کی حیثیت سے مشترکہ مقابلہ کریں گے۔

مطالعہ بریلویت کٹ پیس کتاب

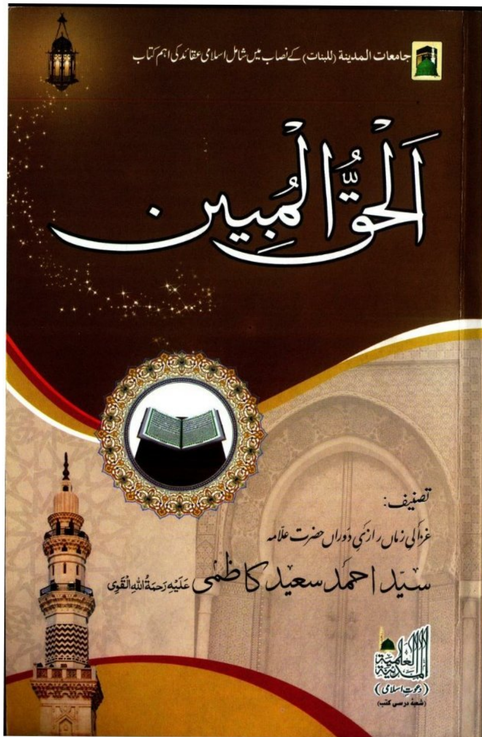
مطالعہ بریلویت کوئی باقاعدہ کتاب نہیں،

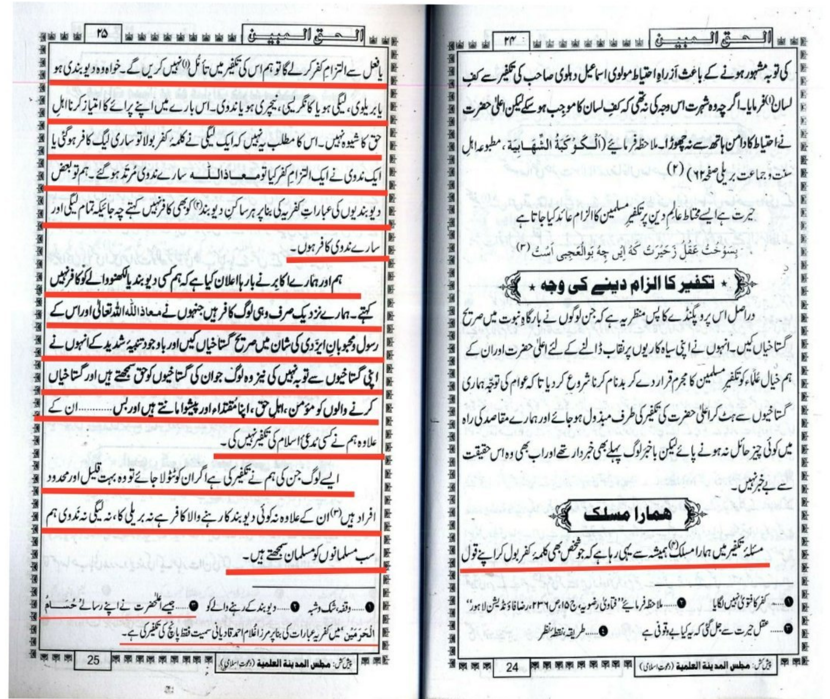


محبت وعظمت پر قربان کر دو ان سے دستبردار ہو جاؤ۔ گنتی کے چار پانچ مولویوں کی قربانی دے کر ملتِ اسلامیہ کے وسیع تر مفاد اور آخرت کی بھلائی کے علاوہ ملک وقوم کو فتنہ وشر سے بچا لو۔ جب تم ان سے دستبردار ہو گئے تو کسی پر بھی تکفیر کا حکم شرعی باقی نہ رہے گا۔ یہ ہم اس لیے مودبانہ و ملتجیانہ عرض کر رہے ہیں کہ کافر کو کافر اور مسلمانوں کو مسلمان ماننا ضروریات دین سے ہے۔ یہ کوئی ختم فاتحہ عرس ومیلاد کا معاملہ نہیں بلکہ شانِ الوہیت اور عظمتِ رسالت کا معاملہ ہے۔ ملتِ اسلامیہ اور اتحادِ امت کا تمہیں بظاہر اتنا درد ہے اتنا غم ہے اور صرف چار پانچ مولویوں کی قربانی نہیں دے سکتے اس قدر ضد اور ہٹ دھرمی بھی اچھی بات نہیں ہے اپنے آپ کو اور اپنی آئندہ نسلوں کو تفرقہ وفتنہ فساد سے بچا لو قبر وحشر میں مولوی ملاؤں کی محبت کام نہیں آئے گی بار بار غور کیجئے ضد وعناد کا ہیٹ اتار پھینکئے۔

مطالعہ بریلویت کے صفحہ ٨٧ پر ہی ایک عنوان "تھوک پیمانے پر تکفیر" ہے گویا کہ سنی بریلوی علماء وہابیہ دیوبندیہ کی تکفیر پرچون نہیں تھوک کے حساب سے کرتے ہیں۔ آپ تھوک کے حساب سے تکفیر لینے والے ہوتے اور تکفیر تھوک یا پرچون لینا وہی ہے جو تھوک یا پرچون کے حساب سے توہین کرے تو مصنف مطالعہ بریلویت کے اکابرین تھوک پیمانے پر توہین کرنے والے ہیں اور تھوک پیمانے پر تکفیر لینے والے ہیں جیسا منہ ویسا تھپڑ۔

صفحہ ٨٨ پر ایک حوالہ آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف سیدنا شاہ اسماعیل میاں قدس سرہٗ اور تاج العلماء سیدی شاہ محمد میاں قدس سرہٗ کا ہے۔ بلاشبہ یہ وصیت صحیح مبنی بر حقیقت ہے اور حق ہے اور مصنف نے بھی حوالہ تو نقل کر دیا مگر اس پر اعتراض نہ کیا لہٰذا کیا جواب دیا جائے اور اسی طرح صفحہ ٨٩ پر سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی ایک نصیحت وصایا شریف سے ہے اور ایک فتویٰ حضرت علامہ قاری مفتی محبوب علی خاں صاحب لکھنوی





کی توبہ مشہور ہونے کے باعث آزراہِ احتیاط مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کی تکفیر سے کفِ لسان[1] فرمایا۔ اگر چہ وہ شہرت اس وجہ کی نہ تھی کہ کفِ لسان کا موجب ہو سکے لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ ملاحظہ فرمائیے (اَلْکَوْکَبَۃُ الشِّھَابِیَۃ، مطبوعہ اہلِ سنت وجماعت بریلی صفحہ ۶۲) (۲)

حیرت ہے ایسے محتاط عالمِ دین پر تکفیرِ مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے

بِسُوخت عَقْلُ زَحَیْرَتْ کہ اِیں چہ بُوالْعَجِبی اَسْت (۳)

تکفیر کا الزام دینے کی وجہ

دراصل اس پروپگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہِ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں۔ انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیرِ مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا تاکہ عوام کی توجّہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلۂ تکفیر میں ہمارا مسلک[4] ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمۂ کفر بول کر اپنے قول

❶...... کفر کا فتویٰ نہیں لگایا ❷...... ملاحظہ فرمائیے "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۵، ص ۲۳۶، رضا فاؤنڈیشن لاہور"

❸...... عقل حیرت سے جل گئی کہ یہ کیا بے وقوفی ہے ❹...... طریقہ، نقطۂ نظر

یا فعل سے التزامِ کفر کرلے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تأمّل[1] نہیں کریں گے۔ خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لیگی ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی۔ اس بارے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا اہلِ حق کا شیوہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک لیگی نے کلمۂ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہوگئی یا ایک ندوی نے ایک التزامِ کفر کیا تو معاذاللہ سارے ندوی مُرتَد ہوگئے۔ ہم تو بعض دیوبندیوں کی عباراتِ کفریہ کی بنا پر ساکنِ دیوبند[2] کو بھی کافر نہیں کہتے چہ جائیکہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں۔

ہم اور ہمارے اکابر نے بارہا اعلان کیا ہے کہ ہم کسی دیوبندیا لکھنو والے کو کافر نہیں کہتے۔ ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ومحبوبانِ ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہِ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کی نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں اور گستاخیاں کرنے والوں کو مؤمن، اہلِ حق، اپنا مقتداء اور پیشوا مانتے ہیں اور بس............ ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعیٔ اسلام کی تکفیر نہیں کی۔

ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں[3] ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے نہ بریلی کا، نہ لیگی نہ ندوی ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

❶...... وقفہ، شک وشبہ ❷...... دیوبند کے رہنے والے کو ❸...... جیسے اعلیٰحضرت نے اپنے رسالے 'حُسَامُ الْحَرَمَیْن' میں کفریہ عبارات کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی سمیت فقط پانچ کی تکفیر کی ہے۔

اتحاد بین المسلمین اور اس کے تقاضے ؟

دعوتِ فکر

تحریر
محمد منشا تابش قصوری

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور پاکستان

مگر علمائے اہل سنت بعینہٖ یہی مطالبہ خود علمائے دیو بند سے کرتے ہیں کہ

حضور! حبیب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کے بارے میں یہ گستاخانہ عبارات آپ بھی تو واپس لیجئے، تو یہ حضرت ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

ملتِ اسلامیہ کے ہر ذی شعور فرد حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار ہر مسلمان اور آقا و مولیٰ کی نسبت اور تعلق کو کائنات و مافیہا سے افضل سمجھنے والے ہر کلمہ گو سے ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ علمائے دیوبند اور علمائے اہل سنت کا اصولی اختلاف نہ علمِ غیب کے مسئلے پر ہے اور نہ ہی حاضر و ناظر پر یہ اختلاف ہے اور نہ گیارہویں شریف کے بارے میں ہے اور نہ دعا بعد جنازہ سے متعلق۔ یہ اصولی اختلاف صرف اور صرف ان گستاخانہ عبارات کے بارے میں ہے جن میں حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھلی توہین کی گئی ہے۔ ہم یہ تمام عبارات اصل کتابوں سے فوٹو کاپیوں کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ آپ میں سے ہر شخص ہر قسم کے تعلقات سے بالاتر ہو کر آج یہ فیصلہ کرے۔ وہ بارگاہِ اقدس جس میں گفتگو اور حاضری کے آداب میں قرآن مجید میں یوں تعلیم کیے گئے ہیں

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا (البقرہ ۱۰۴)

اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں۔ (ترجمہ کنزالایمان)

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا (النور ۶۳)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (الحجرات ۱)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ (کنزالایمان)

لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (الحجرات ۲)

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ (الحجرات ۴)

بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان)

50 سے زائد علما و مفتیان کرام کے
فتاوی وتصدیقات کے ساتھ



جسٹس کرم شاہ الازہری
کے اہلسنت وجماعت سے اعتزالی نظریات کا تحقیقی و

علمی محاسبہ



از
مولانا محمد فاروق قادری رضوی (یو۔کے)

انجمن فکرِ رضا (یو۔کے)

پردہ پوشی کی گئی ہے اور ساتھ ہی ان کے گستاخانہ اور مبتدعانہ خیالات کو "اصولی مسائل" اور "ضروریات دین" قرار دے کر اسلامی تعلیمات کے ساتھ تمسخر کیا ہے۔ (نعوذ باللہ)

۳۔ "بسا اوقات طرز تحریر میں بے احتیاطی اور انداز تقریر میں بے اعتدالی" اور "باہمی سوء ظنی" کے الفاظ سے اہلسنت کو بھی برابر کا مجرم قرار دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ دیوبندیوں میں بنیادی طور پر کوئی خرابی نہیں۔ ان پر فتوے لگانا صرف اور صرف بدگمانی اور سوء ظنی کا نتیجہ ہے۔ یوں اکابرین اہلسنت جنہوں نے اہل دیوبند سے اصولی اختلاف بتا کر ان کی کفریہ عبارات پر شرعی احکام وفتاوئی جاری فرمائے انہیں 'بدگمان' قرار دے کر ان پر زبان طعن دراز کی ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

۴۔ گستاخ فرقہ کی تکفیر کو عمر ضائع و برباد کرنا قرار دے کر تمام اکابرین اہلسنت کی عمروں کو ضائع و برباد گردانا ہے۔ (استغفر اللہ)

درحقیقت بھیروی صاحب کو ایسا کہنا بھی چاہیئے تھا کیونکہ ان کے نزدیک کسی کو گستاخ کہنے اور گستاخ کو کافر قرار دینے کا دور گزر گیا ہے اور دیوبندی چونکہ ان کے نزدیک اہلسنت کا ہی ایک گروہ ہے تو ظاہر ہے کہ بھیروی نظریات کی تردید کرنے والا اپنی عمر ہی برباد کر رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دیوبندیوں سے اہلسنت کا اصولی اختلاف:

ہمیں بھیرویوں سے کچھ نہیں کہنا کیونکہ خدا جانے ان کے نزدیک "اہلسنت" کا دائرہ کتنا وسیع و کشادہ ہے کہ گستاخان رسول (ﷺ) بھی اسی میں داخل وشامل ہیں جبکہ اکابرین اہلسنت کے نزدیک کسی گستاخ' بے ادب اور بے دین آدمی کو دامن اہلسنت میں پناہ نہیں مل سکتی۔ یہی حال فرقہ دیوبندیہ کا ہے کہ ان کے ساتھ ہمارا اصولی

اختلاف ہے۔ ملاحظہ ہو!

۱۔ غزالئ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے..... "دیوبندی حضرات اور اہلسنت کے درمیان بنیادی اختلافات کا موجب علمائے دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کھلی توہین ہے۔ (الحق المبین ص ۱۲، ملتان)

۲۔ وقار الملت حضرت مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں "دیوبندیوں سے ہمارے اختلاف اصولی ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے قادیانی یا شیعہ وغیرہ سے ہیں۔
(وقار الفتاوی ۱/۲۸۵، کراچی)

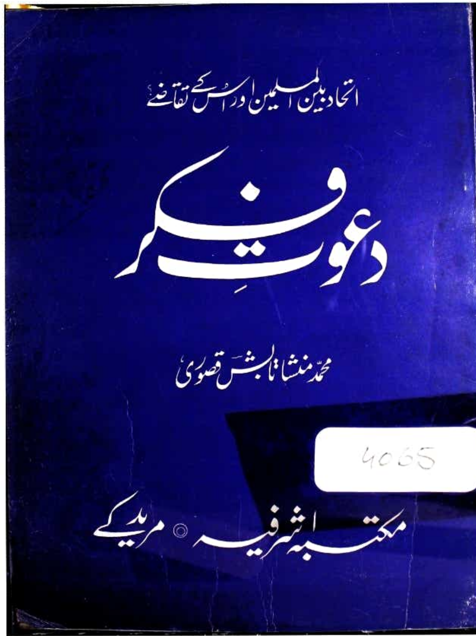
۳۔ مولانا محمد منشاء تابش قصوری لکھتے ہیں "بات معمولی نہ تھی بارگاہ رسالت کی عظمت پر براہ راست زد پڑ رہی تھی۔ (دعوت فکر ص ۱۷، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

ان کے علاوہ سینکڑوں کتب میں دو ٹوک بتایا گیا ہے کہ اہلسنت کا دیوبندی فرقہ سے بنیادی' اصولی اور نظریاتی اختلاف ہے۔ یہ مسئلہ معمولی نہیں بلکہ کفر و اسلام کا مسئلہ ہے۔

دیوبندی نظریات کی ایک جھلک:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندی نظریات کی ایک جھلک پیش کر دی جائے تا کہ ہر عام و خاص پر مزید واضح ہو جائے کہ دیوبندیوں کی ضروریات دین سے "کلی موافقت" اور "اصولی مسائل" میں متفق ہونے کی حقیقت کیا ہے؟

۱۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔
(فتاوی رشیدیہ ص ۲۳۷، الجہد المقل ۲/۴۰، بوادر النوادر ۱/۲۰۱)



اس سلسلے میں علمائے دیوبند کے ایک ممتاز فرد مولانا منظور احمد نعمانی فرماتے ہیں؛

"شاید بہت سے لوگ ناواقفی سے یہ سمجھتے ہیں کہ میلاد و قیام، عرس و قوالی، فاتحہ، تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں برسی وغیرہ رسوم کے جائز و ناجائز اور بدعت وغیرہ ہونے کے بارے میں مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں جو نظریاتی اختلاف پایا جاتا ہے، یہی دراصل دیوبندی بریلوی اختلاف ہے، مگر یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ مسلمانوں کے درمیان ان مسائل میں اختلاف تو اس وقت سے ہے، جبکہ دیوبند کا مدرسہ قائم بھی نہ ہوا تھا اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بھی پیدا نہیں ہوئے تھے، اس لیے ان مسائل کو دیوبندی بریلوی اختلاف نہیں کہا جاسکتا۔ علاوہ ازیں ان مسائل کی حیثیت کسی فریق کے نزدیک بھی ایسی نہیں کہ ان کے ماننے نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو کافر یا اہل سنت سے خارج کیا جاسکے۔"[۱]

اہل سنت وجماعت کے ممتاز عالم دین علامہ سید احمد سعید کاظمی تحریر فرماتے ہیں؛

"دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلافات کا موجب علمائے دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین ہے۔"[۲]

دونوں طرف کے ممتاز اور معتمد علیہ علماء کی زبانی آپ نے سن لیا کہ اصل اختلافات یہ نہیں ہیں جو ایک عرصہ دراز سے عوام کو بتائے جا رہے ہیں۔ یہ محض اصل مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹانے کا ایک حربہ ہے۔ اور نہ ہی ان مسائل کی یہ حیثیت ہے کہ ان کے ماننے نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو کافر یا گمراہ قرار دیا جاسکے۔ اختلاف کس بات پر ہے؟ ایک بار پھر حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی کے الفاظ پر غور فرمائیے؛

"دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلافات کا موجب علمائے دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین ہے۔"[۳]

نامور محقق پروفیسر محمد ایوب قادری کی تحقیق کا خلاصہ بھی بعینہٖ یہی ہے جو علامہ کاظمی صاحب نے بیان فرمایا ہے، پروفیسر صاحب رقمطراز ہیں؛

"یہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا ضروری ہے کہ اثر ابن عباس کے مسئلے میں علمائے بریلی اور بدایوں نے مولانا محمد احسن نانوتوی کی بڑی شد و مد سے مخالفت کی۔ بریلی میں اس محاذ کی قیادت مولوی نقی علی خاں کر رہے تھے،

---

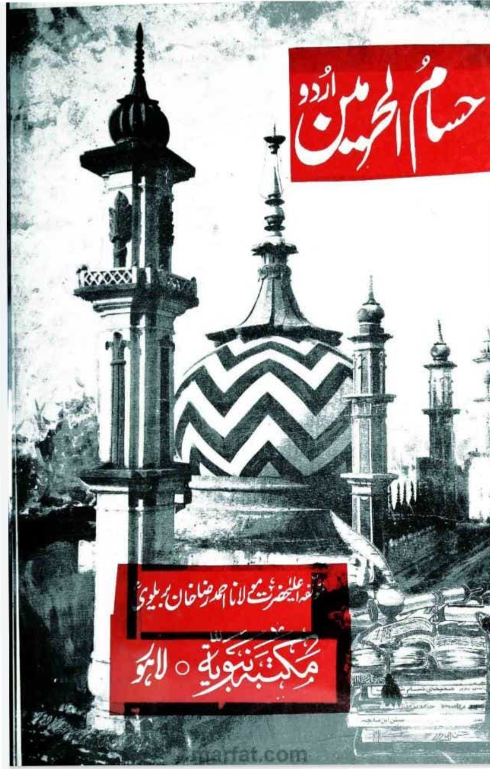
۱ فیصلہ کن مناظرہ ؛ ص ۶ مطبوعہ دارالاشاعت۔ فیصل آباد

۲ الحق المبین ؛ علامہ سید احمد سعید کاظمی ص ۱۲۔ مطبوعہ ملتان

۳ " " " " " " " " "

اور یہی بات تقریباً جو سبھی کتابوں میں ہیں
حسام الحرمین کے اندر موجود عبارتوں پر اُصولی
اختلاف بریلویوں کا وہ ہی اختلاف غلام مہر علی "
نے اپنی کتاب " دیوبندی مذہب " کے اندر صفحہ
نمبر 68 اور 69 پر بیان کی ہیں۔

2020-07-28



سے باز نہ رکھ سکیں، تحریکِ ختمِ نبوت میں غیور مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں، جیلوں کی کال کوٹھڑیوں اور تختۂ دار کو اپنے لیے تیار پایا لیکن وُہ کسی طرح بھی قصرِ نبوت میں نقب لگانے والوں کو برداشت نہ کر سکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہُوئے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے، کیا ان تمام اقدامات اور ساری کارروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جا سکتا ہے؟ کہ سیدھے سادے مسلمان کو کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے، یقیناً کوئی مسلمان ایسا اندازِ فکر اختیار کر کے غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

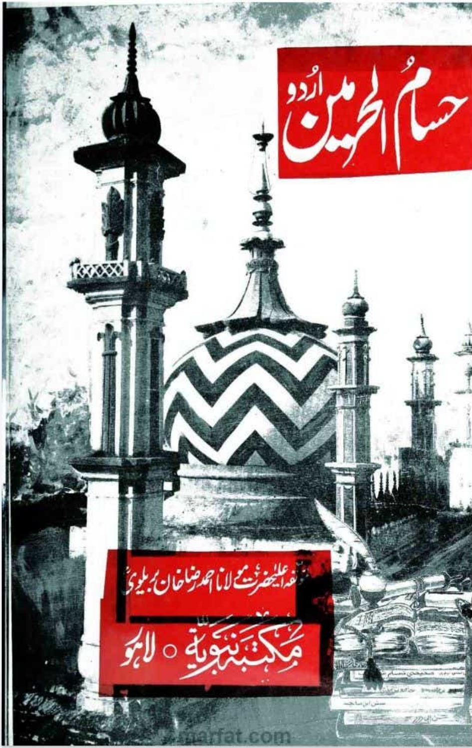
بریلوی (اہل سنّت وجماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے، یہ دُوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کے لیے ایصالِ ثواب، عرس، گیارھویں شریف، نذر ونیاز، میلاد شریف، استمداد، علمِ غیب، حاضر وناظر اور نور وبشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وُہ عبارات ہیں جن میں بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں کھُلم کھُلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے، کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر ان عبارات کو پڑھنے کے بعد ان کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے محمد ابن عبد الوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھی اور مسلمانانِ عالَم کو کافر ومشرک قرار دیا اور اپنی بات بنانے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہے جس کا منطقی نتیجہ یہ ہُوا کہ کوئی دوسرا شخص خاتم النبیین وغیرہ اوصاف سے متصف ہو سکتا ہے، علمائے اہل سنّت اور خاص طور پر خاتم الحکماء علامہ محمد فضل حق خیر آبادی نے اس نظریے کا تحریری اور تقریری طور پر سخت رد کیا، بات یہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ محمد قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔" [1]

---

[1] محمد قاسم نانوتوی: تحذیر الناس (کتب خانہ امدادیہ، دیوبند) ص ۲۴
نوٹ: تحذیر الناس ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں تالیف کی گئی۔



نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المعتمد المستند کا وہ حصہ جو فتویٰ پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۵ جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلاشک و شبہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو حمایتِ دین کے سلسلے میں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا، علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" (۱۳۲۴ھ) کے نام سے شائع کر دیئے گئے

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ "المھند المفند" ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقاید وہی ہیں جو اہلِ سنت وجماعت کے ہیں، حالانکہ باعثِ نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں، صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ نے "التحقیقات لدفع التلبیسات" لکھ کر المہند کی تمام عبارتوں کی حقیقت بے نقاب کر دیا۔

حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کے لیے علماءِ دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماءِ حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کیے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اُردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک وہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین کا مؤید نہیں ہے، اس پروپگنڈے کے دفاع کے لیے شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متحدہ پاک وہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسام الحرمین کی تصدیقات "الصوارم الہندیہ" کے نام سے شائع کر دیں۔

دیوبندی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اب بھی عام طور پر عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رح نے بلاوجہ اکابر دیوبند کی تکفیر کی تھی حالانکہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور اسلام کے خادم تھے اور "المھند" ایسی کتابوں کی بڑھ چڑھ کر اشاعت کرتے ہیں ان حالات میں حسام الحرمین کے شائع کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی تاکہ اختلاف کا صحیح پس منظر سامنے آجائے اور کسی کے لیے مغالطہ آمیزی کی گنجائش نہ رہے، مکتبۂ نبویہ نے اپنی روایات کے مطابق حسام الحرمین کو شائع کر کے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری
لاہور

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ
۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء

دیوبندی مذہب

مُصنّفہ

مناظرِ اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحبؒ

خطیب، چشتیاں شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہو

کی ہوگی، مگر افسوس کہ دیوبندی مجاہدین بدعت و شرک کے ہر قسم کے سامان سے لیس ہو کر اب تک مسلمانوں پر فتویٰ بازی کی برابر مشین چلا رہے ہیں۔ اب آئندہ چل کر دیوبندیوں کی اس فتنہ پردازی کے جو نتائج نکلیں گے، ان کا ہر ذی فہم خود بخود اندازہ کر سکتا ہے۔

دیوبندی اور سُنّی اختلاف

عوام الناس یا حقیقت سے ناآشنا لوگ کسی معاملہ کی گہرائی تک پہنچنے سے قبل ہی اپنی طرف سے ایک معیار قائم کر لیتے ہیں، چنانچہ بعض حضرات ابھی تک دیوبندی و سُنی اختلافات کو صرف چند مسائل کا ایک فروعی اختلاف سمجھے ہوئے ہیں کہ شاید میلاد شریف، عرس، فاتحہ وغیرہ کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں ہی یہ ایک مسئلہ کا اختلاف ہے اور اسی پر ہی دیوبندی و سنی اختلافات کا سارا دارو مدار ہے، حالانکہ یہ سمجھنا بالکل غلط اور حقیقت سے سراسر لاعلمی ہے، کیونکہ باوجودیکہ سنی علماء مسائل مذکورہ وغیرہا کے قائل ہونے میں یقیناً حق پر ہیں، اور خود دیوبندیوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ تمام سلف صالحین کا یہی مسلک تھا، چنانچہ دیوبندیہ کے پیشرو مناظر منظور صاحب لکھتے ہیں:

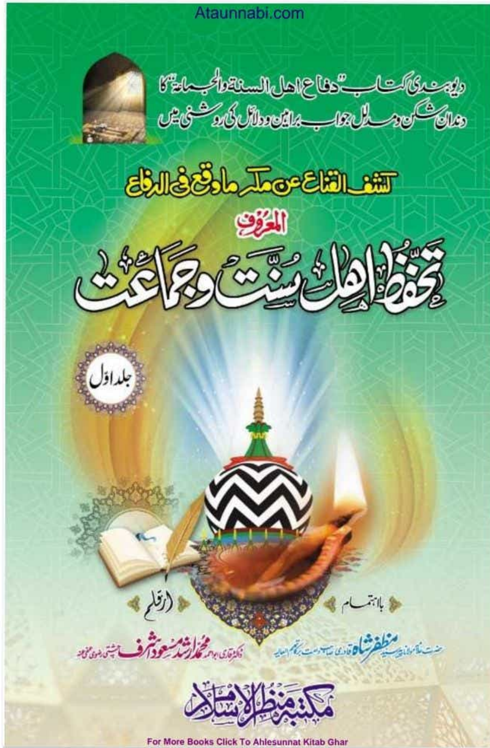
"حضرات علمائے فرنگی محل لکھنؤ حضرت مولانا عین القضاۃ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا معین الدین صاحب اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد سجاد صاحب بہاری مرحوم جیسے بہت سے علمائے کرام اور علمی سلسلوں اور خاندانوں کا نام لیا جا سکتا ہے، ان حضرات کا مسلک حضرات علمائے دیوبند کے مسلک سے مختلف تھا۔"

(فیصلہ کن مناظرہ ص ۱)

جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کا مسلک سلف صالحین کے خلاف اور فرقۂ خوارج و نجدیہ وہابیہ کے موافق ہے اور علماء و صلحاء کا خلاف صرف دیوبندیوں نے ہی کیا اور یہ سب کچھ انگریزی پالیسی (لڑاؤ اور حکومت کرو) کی بناء پر ہی دیوبند سے قائم کیا گیا۔

مگر بایں ہمہ

سُنیوں اور دیوبندیوں میں صرف ان مسائل کا اختلاف ہی کوئی بنیادی اختلاف نہیں، بلکہ اصل معاملہ دیوبندیوں کی ان ناپاک تحریروں کا ہے، جن میں علمائے دیوبند نے خدا تعالیٰ کی تکذیب اور بانیٔ اسلام فداہ امی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین کی ہے، اور جمیع سلف صالحین، اولیائے کرام و بزرگانِ دین کو بدعتی اور کافر کہا ہے، چنانچہ اس معاملہ کی وضاحت کے لیے قبل ازیں بھی بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں، اور بندہ کی اس کتاب میں بھی اصل تحریریں پیش کی جا رہی ہیں، مجھے امید ہے کہ اہلِ اسلام بنظرِ انصاف حق و باطل کا فیصلہ فرما کر بندہ کے حق میں خاتمہ بالخیر کی دعا فرما دیں گے۔



ہیں ،کبھی دُعا بعد نماز جنازہ پر مباحثہ شروع کر دیتے ہیں،کبھی انگوٹھے چومنے کا مسئلہ،کبھی گیارہویں شریف کا مسئلہ تو کبھی میلاد شریف کا مسئلہ۔

ہم دیوبندیوں کو جواباً کہتے ہیں کہ ہمارا اصولی اختلاف دیوبندی اکابرین کی گستاخانہ عبارات پر ہے،اوران کی وجہ سے ہی ان کی تکفیر کرتے ہیں۔باقی دیگر مسائل اس نوعیت کے نہیں کہ جن پر اُن کی تکفیر کی گئی ہو۔ چنانچہ اس بات کا اعتراف علماء دیوبند کو بھی ہے ،حوالہ ملاحظہ کریں:

" یہی وجہ ہے کہ ان مسائل یا ان جیسے دیگر مسائل میں علماء رضا خانی کے مسلک ومشرب سے ہٹ کر بہت سے علمی حلقے ایسے بھی ہیں جن کی تحقیق ورائے علماء دیوبند کی تحقیق ورائے سے مختلف ہے مگر اِس کے باوجود اُن میں کوئی بھی دُوسرے کی تکفیر یا تفسیق نہیں کرتا، بلکہ باہمی عقیدت واحترام کے تعلقات قائم ہیں۔

مثال کے طور پر علماء اہل حدیث، علماء فرنگی محل ،علماء ندوہ ،علماء دارالمصنفین اعظم گڑھ یا اس قسم کے کئی ایک اسلامی حلقے ،علمی سلسلے اور خانوادہ مشہورہ کا نام لیا جا سکتا ہے کہ ان حضرات کی نظر وفکر علماء دیوبند کی نظر وفکر سے کچھ مختلف ہے،لیکن جاننے والے خوب جانتے ہیں کہ ان میں نہ کبھی تکفیری جذبہ کارفرما رہا۔نہ باہمی احترام وعقیدت میں فرق آیا اور آج بھی یہی صورتِ حال ہے،زیادہ سے زیادہ اس اختلاف کو رائے وفکر کا اختلاف کہا جا سکتا ہے جو کبھی بھی فرقہ بندی کا باعث نہیں بنا"۔[1]

مطلب کہ معمولاتِ اہلِ سنّت ایسے نہیں کہ ان پر کوئی فتوی لگایا جا سکے،تکفیر تو کجا تفسیق بھی نہیں کی جا سکتی۔ دیوبندی موصوف اصل موضوع سے ہٹ کر بات کو اس طرف پھیرنا چاہتے ہیں کہ دیوبندی بریلوی اختلاف کا موجب عقائدِ اہلِ سنّت ہیں،حالانکہ ایسا نہیں،

[1] اعلی حضرت احمد رضا خان، حیات اور کارنامے،ص 5۔6،ربانی بک ڈپو،کٹرہ چاند لال کنواں، دہلی نمبر 6۔

تحذیر الناس کے ردّ میں لاجواب علمی دلائل

ختمِ نبوّت اور تحذیرُ النّاس

سید بادشاہ تبسم بخاری
(ایم اے (اردو) بی۔ایڈ)

ادارہ اشاعت العلوم
وسن پورہ لاہور

کہ آپ ایک مدبّر سیاسی اور مجاہد بھی تھے۔'' (فضل حق خیر آبادی اور سن ستاون صفحہ ۱۹)

فتنہ تحذیر الناس:

''تقویۃ االایمان'' اور ''صراط مستقیم'' جنہوں نے تفریق بین المسلمین کا جاندار کردار ادا کیا۔ اور ابھی ان کی شر انگیزی باقی تھی کہ مدرس دار العلوم دیو بند مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کا فتنہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اسی کے بطن سے قادیانیت نے جنم لیا۔ قادیانی آج بھی تحذیر الناس کو کار آمد ہتھیار سمجھتے ہیں۔ دیو بندی بنیادی طور پر مقلد اور حنفی کہلاتے ہیں۔ لیکن کچھ جزئیات میں یہ فقہ حنفی کے خلاف بھی عمل کرتے ہیں مثلاً مسئلہ تثویب، دُعا بعد نماز جنازہ، کتابتِ کفن اور حیلہ اسقاط وغیرہ۔ بہرحال علمائے دیو بند کا اعتقادی اور فکری جھکاؤ شاہ اسماعیل دہلوی اور کچھ کچھ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف ہوتا چلا گیا۔ اکابر علمائے دیو بند، اہل حدیث حضرات کو بھی کچھ برا خیال نہیں کرتے تھے۔ اسکے مقابلے میں بریلی، بدایوں، رام پور اور دیگر علمائے اہل سنت کا ان کے ساتھ کوئی ذہنی میلان یا فکری لگاؤ نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تحذیر الناس شائع ہونے پر نظریاتی تصادم اُبھر کر سامنے آ گیا۔ اور اہل سنت کے دو حصے معرض وجود میں آ گئے۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا یہ تصادم پھیلتا چلا گیا، اس میں اور شدت آتی گئی اور بات وہیں پہ جا پہنچی کہ جن کا تعلق مولانا فضل حق خیر آبادی کی فکر و اعتقاد سے جڑا ہوا تھا، جو شانِ رسالت کا بھرپور دفاع کرتے رہے بریلوی کہلائے اور جن کے فکری و اعتقادی رابطے شاہ اسماعیل دہلوی سے وابستہ تھے وہ دیو بندی مشہور ہوئے۔ اگرچہ چند ایک علمائے دیو بند کی آوازیں ''تقویۃ الایمان'' کے خلاف اُٹھنا چاہتی تھیں مگر اکابر پرستی کے بوجھ تلے دب کر رہ گئیں۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی چونکہ دار العلوم دیو بند کی بنیاد مضبوط کرنے والوں میں سے تھے اس لیے جب ان کا رسالہ تحذیر الناس سامنے آیا جس میں ختم نبوت زمانی کا انکار پایا جاتا تھا تو پورے ہندوستان کے علماء نے نانوتوی صاحب کی مخالفت کی۔ اس اختلافی سلسلے کی سب سے اہم مضبوط اور پہلی کڑی ''اثر ابن عباس'' کا مسئلہ ہے جس کو نامور دیو بندی محقق پروفیسر محمد ایوب قادری اور